

مشتمل  
ماہنامہ  
جذیدہ

مجموعہ نجات

دیو  
ظہور احمد مدظلہ

مکتبہ  
جمہوریہ اسلامیہ  
بکرا

# بیادگار

اعلیٰ حضرت جامع الشریعت والطرقت فخر العلماء قدوة السالکین زبدۃ الخیر  
امام العاشقین مولانا ابوجامع محمد ذاکر گیلوی نور اللہ مرقہ -

## منجانب

## اراکین حزب الانصار بحیرہ پنجاب

(۱) اندرونی و بیرونی حلوں سے اسلام کا تحفظ تبلیغ و اشاعت  
انغراض مقاصد اسلام (۲) اصلاح الرسوم - احیاء اشاعت علم دینیہ -

## قواعد و ضوابط

(۱) رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ بذریعہ دی پانچ آنہ زیادہ خرچ ہوتے  
ہیں جو صاحب پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم بغرض اعانت ارسال فرمائیں  
گے۔ وہ معاون متصور ہوں گے۔ ایسے حضرات کے اسماء اگر احمی شکریہ کے  
ساتھ درج رسالہ ہوا کریں گے۔

(۲) غریب و فاسق اشخاص اور طلبہ کے لئے رعایتی قیمت سالانہ مقرر ہے۔  
(۳) ارکان حزب الانصار کے نام رسالہ بلا معاوضہ بھیجا جاتا ہے۔ چندہ رکنیت کم  
از کم ۳۴ روپہ یا تین روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ (۴) نمونہ کار پرچہ ہمارے  
کلٹ ارسال کرنے پر بھیجا جاتا ہے۔ مفت نہیں بھیجا جاتا (۵) رسالہ ہمارے  
یکم کو بھیجہ سے ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ جملہ ڈاک کی بے عنوانیوں اور دیہات  
کے چٹھی رسالوں کی غفلت سے اکثر رسائل راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے  
جس صاحب کو ہر تاریخ نہ رسالہ ملے وہ اطلاع دیدیا کریں ورنہ دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ جملہ خط و کتابت  
ترسیل زر باب

مینجر رسالہ شمس الاسلام بحیرہ پنجاب ہونی چاہئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 هُوَ الشَّمْسُ قَدْ فَاقَتْ شَمُوسًا مُضِيَّةً  
 وَبَدُرُ سَمَاءِ الْحَرِّ يَشْرِقُ كَامِلًا (عش)  
**شمس اسلام**  
 جريدہ ملاحانہ  
 ہیرہ  
 پنجاب

جلد ۲ باب ۴ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۰ محرم ۱۳۵۱ھ نمبر ۵

فہرست مضامین

نمبر صفحہ	مضامین	نمبر صفحہ
۶ تا ۲۱	مدیر	۲
۷	حکیم مسرور احمد صاحب دہلی	۲
۲۱ تا ۲۸	.....	۳
۲۸ تا ۳۲	از مولانا عبد الرحمن ندوی	۵
۳۲ تا ۴۵	از مولانا حبیب اللہ کلرک تھرامر	۶
۴۵ تا ۵۲	.....	۷
۵۲ تا ۵۵	.....	۸
۵۵ تا ۵۸	بسملا شاعت گزشتہ	۹
۵۸	.....	۱۰
۵۹	مدیر	۱۱
۶۰ تا ۶۵	از مولانا قطب الدین صاحب ۳۲ ضلع	۱۲
۶۵		



# شذرات

میرزا یوں کا مجھو کا کے مناظرہ میں جس ذلت و ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اس کی تلخ یاد بھی ان کے دلوں سے محو نہ ہوئی تھی کہ سندھ کے مقام کنڈیارہ پر مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب سے دوبارہ منہ کی کھائی۔ اور کھسیانے ہو کر وہاں سے بھاگے۔ کنڈیارہ کے مناظرہ کی مختصر کیفیت رسالہ ہذا میں دوسرے مقام پر درج کی گئی ہے۔ میرزا یوں کو ہمیشہ ہر جگہ مناظرہ میں ذلیل ہونا پڑتا ہے۔ مگر ضد و تعصب کی گہرائیوں میں پھنسے ہوئے قلوب کا راہ راست پر آنا دشوار ہوتا ہے۔ میرزائی مولوی نئے نئے میدان تلاش کرتے رہتے ہیں۔ آجکل صوبہ سرحد و صوبہ سندھ خاص طور پر ان کا آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ علمائے کرام کا فرض ہے کہ ہر جگہ ان کا نقاب کر کے سادہ دے خبر مسلمانوں کو ان کے دام تزدیر سے بچائیں۔ میرزا محمود قادیانی نے اپنی جماعت کو حکم دیا ہے کہ ہر میرزائی سال بھر میں کم از کم ایک مسلمان کو ضرور میرزائی بنائے۔ میرزائی مبلغین کو دیہات میں تبلیغ پر مامور کیا جا رہا ہے۔ قصبات میں لوگ ان کی چالوں سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ اب دیہات کی جاہل آبادی کو ہر مذکر نے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ماہ مارچ کے آخر میں احمدیہ کانفرنس قادیان میں منعقد ہوئی۔ سات لاکھ روپیہ کیٹ منظور کیا گیا۔ علاوہ ازیں ایک ہزار رضا کار تبلیغ کے لئے بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مسلمانوں کے متاع ایمان پر ڈاک ڈالنے کیلئے ہتھیار تیار و پیر غرہ ہوا۔ کاش اتحاد و اتحاد کی رٹ لگانے والے حضرات ایسے موقع پر قادیان میں جا کر پندہ موعظت کا سلسلہ شروع کرتے اور غریب خفی کارکنوں پر برسے کے بجائے قادیانیوں کو حمادوری سے باز رکھتے۔ مگر افسوس کہ سات کروڑ مسلمانوں کا کوئی باقاعدہ تبلیغی نظام موجود نہیں۔ دشمن مارا متین بن کر میں کھا جانے کی فکر میں ہیں۔ میرزائیت ورفض کے مقابلہ کیلئے حزب الانصار کا وجود عمل میں آیا۔ مگر ابھی تک مسلمانوں کو اس مفید جماعت کی طرف توجہ نہیں ہوئی۔ ماہواری رسالہ شمس الاسلام کو اتنے خریدار بھی نہ مل سکے جن کا چنڈہ چار ماہ کے

مصارف کے لئے بھی کافی ہو سکتا۔ خدا جانے یہ بے حسی اور سکوت کا عالم کب تک اہل اسلام پر طاری رہیگا۔

ماہ مارچ میں بھام لاہور شیعہ کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ پانچ سو شیعہ والٹر ڈل نے لاہور کے بازاروں میں اپنی قوت و شوکت و اتحاد کا مظاہرہ کیا۔ شاندار اجلاس ہوئے۔ زوردار تقاریر ہوئیں۔ شیعہ قوم کی ترقی و اصلاح اور ان کی تنظیم کیلئے تجاویز پاس ہوئیں۔ بر عبدالقادر اور سید حبیب جیسے خالص حنفیوں نے مالی و جانی و اخلاقی امداد سے دریغ نہ کیا۔ سات ہزار روپیہ نقد چندہ شیعہ دارالافتاء بنانے کیلئے جمع ہوا۔ جس کے متولی شیعیان پنجاب کے مشہور لیڈر میرزا احمد علی صاحب امرتسری بنائے گئے۔ یہ سب کچھ ہوا۔ روز روشن میں ہوا۔ مگر کسی حاسن اتحاد ”حمایت اسلام“ کے مدعی اور فرقہ دارانہ ذہنیت کو مذموم قرار دینے والے اور شب روزا خاف کو گالیاں نکلانے والے رہنمایان قوم پرٹس سے لمس نہ ہوئے۔ معلوم نہیں ان کے دعاوی کہاں گئے۔ ہندوستان بھر میں ایک بھی حنفیہ کالج موجود نہیں۔ مگر لکھنؤ میں شیعہ کالج شیعہ یتیم خانہ۔ وغیرہ وغیرہ کئی ادارے قائم ہیں۔ مدرسۃ الاولیاء صحابہ کرام کی عداوت اور اہلسنت کی تردید کیلئے شیعہ مبلغ تیار کرنے کی عرض سے قائم ہے مگر اسلامیان ہند کے سیاسی لیڈر مہاراجہ محمود آباد علی الاعلان دو لاکھ روپیہ مدرسۃ الاولیاء کو چندہ دیتے ہیں۔ اور سنی اخبارات مہاراجہ کے اس عطیہ کو فیاضی پر محمول کرتے ہیں۔ شیعہ قوم کی ذہنیت کبھی بدل نہیں سکتی۔ ان کا اتحاد اہل اسلام سے قطعی ناممکن ہے مگر سادہ لوح حنفی بھائیوں کی مذہبیت فی الدین پر جس قدر ماتم کیا جائے کم سے کم حنفیوں نے شیعہ کالج میں چندہ دیا ہے۔ اب لاہور کے ہوسٹل کیلئے بھی اہلسنت کی جبین مالی کرائی گئیں۔ محرم کے اجتماعات کی رونق بھی صرف اہلسنت کی تمولیت سے ہی ہوتی ہے۔ اہلسنت کا اپنے مبلغین و خادمان دین سے جو سلوک ہے۔ وہ انہیں من الشمس ہے۔ صحابہ کرام کی تہمت کا دعویٰ رکھنے والے امتحان کے موقع پر ناکام ہو رہے ہیں۔

مرضِ رفض کا واحد علاج یہی ہے کہ اس کا منظم مقابلہ کیا جائے۔ ہر مقام پر حزبِ انصاف کی ماتحت مجالس قائم کی جائیں۔ اور ماہواری رسالہ شمس الاسلام کی اشاعت کا حلقہ وسیع کیا جائے۔

جریدہ مذاہلِ مذہبیہ۔ سیاسی معاملات پر رائے زنی کرنا اس کے مقاصد میں داخل نہیں۔ مگر کانگریس کے بعض لیڈروں اور نوجوان بھارت سمجھا کے کارکنوں کے ملحدانہ خیالات سے قارئین کو متنبہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

روس کی دوسری حکومت میں خدا کے خلاف مجالس قائم ہو چکی ہیں۔ بالٹوئک دنیا بھر کی خدائی ہستی کا خیال دور کرنا چاہتے۔ روس کی سڑے تین کروڑ مسلم آبادی کو مصائب و آلام کا شکار بنایا جا رہا ہے۔ مساجد شہید کی جا چکی ہیں۔ اور انہیں جبراً لا مذہب کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں بھی نوجوان طبقہ پر یہ زہر لایا اثر ہو رہا ہے۔ لاہور و دہلی وغیرہ کے جلسوں و جلوسوں میں مردہ باد کے نعرے علانیہ لگائے جا رہے ہیں۔ مذہبِ اہلِ مذہب و مذہبیت سے نفرت پیدا کی جا رہی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے لاہور کانگریس کے خطبہ صدارت میں علانیہ کہہ دیا کہ میں سوشلسٹ ہوں۔ ہندوستانیوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ کہ لا مذہبیت کی اس بڑھتی ہوئی رد کا تندی سے مقابلہ کریں۔ اور اس کے زہریلے جارح کے انداز کیلئے موثر تدابیر اختیار کریں۔ بے روزگاری و کاہلی سکولوں و کالجوں کی موجودہ تباہ کن طرزِ تعلیم نے ہندو قوم کے لئے رستہ صاف کر دیا ہے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد ملازمت کا ملنا محال ہو چکا ہے۔ انگریزی تعلیم انسان بالکل ناکارہ۔ مذہب سے متنفر۔ اور زندگی سے بیزار بنا دیتی ہے۔ دینی مدارس کا ہر جگہ احیاء اور اطفال کی اسلامی ماحول میں پرورش نہایت ضروری ہے۔ ورنہ مسلمان اپنے بچوں سے ماتھے دھو بیٹھیں گے۔ اور ان کے یہی بچے بڑی عمر میں ان کی دامٹریاں فروج کر پھینک دیں گے۔ اور لا مذہبیت کے داعی بن کر۔ نماز و روزے

تسخیر و استہزاء سے ان کی دلازاری کو اپنا بہترین مشغلہ قرار دیں گے۔

ان فی ذالک لعبرة (دلی لا اصبحت)

لائسنسیت کی تبلیغ کے مختلف مدارج ہیں۔ ہر درجہ میں جو سبق دیا جاتا ہے۔ اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

(۱) پہلا درجہ چونکہ شیعہ سنی و احمدی کے جھگڑوں سے مسلمان کمزور ہو رہے ہیں۔ اس لئے احمدی و شیعہ سنی کھانا اچھوڑ دو۔ ہم سب مسلم ہیں۔ جو شخص حنفیت کی تبلیغ کرے وہ دشمن اسلام۔ مفسد اور مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والا ہے۔ لہذا ایسے اٹھیں گا گلا دبا دو۔ ان کی خوب توہین کرو۔

(۲) دوسرا درجہ۔ طبقہ علماء مسلمانوں کو باہمی لڑاتا ہے۔ اس کے خلاف نفرت پھیلانی جائے۔ اور انہیں ذلیل کیا جائے۔ وارھی۔ جتہ۔ غلامہ۔ وضو نماز کا عملی طریقہ۔ حج۔ وغیرہ سب غیر ضروری ڈھکوسلے اور مولویوں کے گھرے ہوئے ہیں۔ اسلام دو ہیں۔ ایک مولویانہ اور دوسرا اصلی۔ مولویانہ اسلام بدترین کفر ہے۔ اصلی اسلام سے مراد صرف دل کی صفائی ہے۔ دل کی صفائی سے مراد اسلام کو دل سے سچا سمجھنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ اسلام عقل کے خلاف نہیں۔ لہذا ہر وہ مسلخہ جو عقل کے خلاف ہو۔ اس کا انکار کر دو۔

(اسی درجہ میں بعض مسلم نوجوان مرزائیت کی طرف جھک جاتے ہیں)

(۳) تیسرا درجہ۔ اسلام نام سے عمل کا اس کا تعلق ہرگز عقائد سے نہیں۔ عمل کرو۔ یعنی دولت کماؤ۔ عیش کرو۔ علم پڑھو۔ تجارت کرو۔ کالجوں میں چنڈے دو۔ زکوٰۃ سے مراد ٹیکس۔ نماز سے مراد عمل۔ حج سے مراد سیر فی الارض وغیرہ وغیرہ ایک شخص توحید و رسالت کا قائل ہو مگر اس کے اعمال اچھے نہ ہوں۔ تو بیکار کا فرسے اگر کسی کے پاس دولت۔ علم و ہنر ہو قابلیت ہو۔ عوام کی خیر خواہی کا جذبہ رکھتا ہو۔ تو وہ کاموں و مسلم دعوہ دے۔ اگرچہ دس کروڑوں کے سامنے سرسجود موتا ہو۔ رسالت و توحید کا شکر ہو۔ (ملاحظہ ہو۔ ”تذکرہ“ مولفہ عنایت اللہ مشرقی)

(۴) چوتھا سرا جیہا - چونکہ ہندو مسلمان - سکھ و عیسائی کی تفریق ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں حائل ہے - لہذا مذہب کو اڑا دینا چاہیے - مذہب سب سے بڑی (معاذ اللہ) لعنت ہے ۔

مذہب بنو ہندو مسلمان مت خدا کا نام لو۔

گویا مقام در برت تک پہنچنے کے لئے چار زینوں کو طے کرنا پڑتا ہے ۔ اس کی وضاحت ذیل کے نقشہ سے ہو سکے گی

خدا کی کا دعویٰ  
مقام دھرتی

(۳) اسلام صرف عمل کا نام ہے - عقیدہ فزوری نہیں -

(۶) ہر مسئلہ کا فیصلہ عقل سے کر دو۔

(۷) حنفی کیلئے اچھوڑ دو۔

عبد حاضر کا حسن ابن صباح - مسلمانوں کا سب سے بڑا مارا ستین دشمن - یسود کو جانیز قرار دینے والا - جھٹک کی حلت کا مدعی - تقیہ باز رافضی یعنی علی حسن غیاث پوری المعروف حسن نظامی - دہلی کا رہنے والا حضرت محبوب الہی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے سینکڑوں مجاوروں میں سے ایک مجاور ہے ۔ حضرت محبوب الہی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی حقیقی ہمیشہ نہ تھی ۔ لہذا اس کا اپنے آپ کو خواہر زادہ کہنا دھل فیر ہے ۔ اس تقیہ باز رافضی سے مسلمانوں کو اب تک سخت نقصان پہنچ چکا ہے ۔ اس کی کتابیں - یزید نامہ - محرم نامہ - طہانہ پر خسار یزید - بدترین تبرا - دشنام سے بھر پور ہے ۔ سیت کا نقاب اوڑھ کر اس شخص نے صحابہ کرام خصوصاً امیر معاویہؓ حضرت



عمر ابن العاصؓ بخیرہ وغیرہ پر پب و شتم کا آغاز کیا ہے ہزاروں اردو خواندہ اشخاص ان کتب کے مطالعہ سے گمراہ ہو چکے ہیں۔ اس کے اقوال شیعہ مبلغین بطور تحریک سفینوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ جھنگ کے ایک شیعہ نے اپنی کتاب ملک النجاست میں متعدد مقامات پر قال شیخ المشائخ حسن نظامی ویزید نامہ کے الفاظ لکھ کر اس افضی کی تحریروں کو اہلسنت کے مقابلہ میں بطور دلیل پیش کر کیا ہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جوہر نے ہمدرد کے صفحات میں اس مکار و فریبی کی سیاسی عیاریوں کی قلعی کھولی تھی۔ ضرورت ہے کہ اس گندمی حیثیت کا کبھی ملین پر واضح کر دی جائے۔ اخبار انقلاب نے اسے جھٹکے المشائخ کا لقب دیا تھا۔ یہ شخص شارد اہل کی حمایت اور قربانی گاؤں کے خلاف ٹرکیٹ شایع کر چکا ہے۔ سود کی حلت کا مدعی ہے۔ اور محمد و غالی افضی ہے۔ خدا تعالیٰ ایسے مکار اعدائے اسلام سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

بعض سربراہان و اہل قلم احباب کے مشورہ کی بنا پر باب التفصیل والحدیث وغیرہ کے مستقل عنوانات آئندہ کے لئے ترک کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ رسالہ اشراق الشریعہ لکھنؤ سے وکسپ ہو کر گیا۔

(مدیر)

## خطاب بہ مسلم

یاد میں وہ دن تجھے اے مسلم نذر الم  
ساتنے تیرے سلاطین جہاں کے سر تھے خم  
آستانے کے تھے تیرے پاسباں جاہ و شہم  
راہبری کرتا تھا دنیا کی تیرا نقش قدم  
تیرے سارے کارنامے آج مجھ خواب ہیں

ہے ہجوم یاس پر سو حسرتیں بیتاب ہیں  
وے ری مے تجھ کو دنیا اپنا پیغام عمل  
لے رہی خواب غفلت جاں اٹھا بھی سنبھل  
خود فراموشی کا تیری ہے یہی نعم البدل  
گو نج اٹھیں نعرہ توحید سے دشت و جبل  
جو تجھے بھولے ہوئے ہیں تیری غفلت جاں لیں  
سور ماسا ہے جہاں کے تیرا لوکا مان لیں

زور تیرے بازوؤں میں ہے یہ الہی اگر  
وال پہنچنے سلف کے کا زمانوں پر نظر  
پارہ پار غفلت و ادا م کے پروں کو کر  
فتنہ اغیار سے ریتے تھے کتنے باخبر

تو جو میدان عمل کا دوڑنے والا نہیں  
تجھ سے آزادی ہے نالان دوست کا نہیں

ایک دفعہ یہ زمانہ اور پلٹا کھائے گا  
سقوط و جبروت کا تیری سماں بند چلیگا  
مشرق و مغرب میں پھر رحم ترا لہر اٹکے گا  
آج جو دشمن ہے تیرا تجھے اکل کھتر اٹکے گا

گردش دور فلک سے ہے نالان کس لئے  
آتش سوز دروں سے سیفہ بریاں کس لئے

(ماخذ) حکیم مسرور احمد وجدہ دہلوی

## تصوف اور اسلام

۱۔ سوال کیا اصل تصوف قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

جواب۔ حدیث جبریل میں جو بخاری و مسلم میں موجود ہے حقیقت اسلام و ایمان کے  
بعد احسان کا ذکر ہے جس کی تفسیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمائی ہے  
ان تعبد اللہ کانک تو لا فان لم تکن تو لا فاندیالک یعنی اخلاص و  
احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے۔ گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو

اس حال میں نہیں کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ تو اس طرح عبادت کر کہ وہ متحکوم دیکھ رہا ہے۔ (مشکوٰۃ الایمان) اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اعمال و عقائد کے سوا ایک اور کمال ہے۔ جسے احسان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ احسان اصل کی طرف اشارہ ہے اور اشارت ولایت کی قوی دلیل ہے۔ شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں۔ بدانکہ مبنائے دین و کمال آن بر فقہ و کلام و تقویٰ است و این حدیث شریف بیان این ہر سہ مقام کردہ۔ اسلام اشارت بر فقہ است کہ متقین بیان و احکام شرعیہ فرماید است و ایمان بر اعتقادات کہ مسائل اصول کلام اند و احسان اشارت بر اصل تصوف کہ عبارت از صدق توجہ الی اللہ است و جمیع معانی تقویٰ کہ مشائخ طریقتاں اشارہ کردہ اند باین راجعہ است و فقہ و تصوف بے فقہ صورت نہ ہوتا۔ زیرا کہ احکام الہی بے فقہ شناختہ نشود و فقہ بے تصوف تمام نشود زیرا کہ کل بے صدق توجہ کامیت نہ پذیرد و ہر دویہ ایمان صحیح نگردد بر مثال روح و جسد کہ صحیح کلامی بے دیگرے وجود گیرد و کمال نہ پذیرد و ازین جافر نمود امام مائک من تصوف و لہ تیفقہ فقد تنندق و من تفقہ و لہ تصوف فقد افسق و من جمع بینہما فقد تحقق کمال جامعیت اینست باقی ہمہ زیغ و ضلال است۔ و التوفیق من اللہ اللہ یمہدکم لہمنا (اشعۃ اللمعات) جان بے کہ دین اور اس کے کمال کی بنیاد فقہ و کلام و تصوف پر ہے۔ اور اس حدیث شریف نے ان تینوں مقاموں کا بیان کر دیا ہے۔ اسلام اشارہ ہے فقہ کی طرف جو اعمال اور احکام شرعیہ فرعیہ کے بیان پر متقین ہے اور ایمان اشارہ ہے اعتقادات کی طرف جو اصول کلام کے مسائل ہیں۔ اور احسان اشارہ ہے اصل تصوف کی طرف جس سے مراد صدق توجہ الی اللہ ہے۔ اور تصوف کے تمام معانی جن کی طرف مشائخ طریقت نے اشارہ کیا ہے۔ اسی معنی کی طرف راجع ہے اور فقہ و تصوف و کلام ایک دوسرے کے لازم میں۔ ان میں سے کوئی بغیر دوسرے کے کمال کو نہیں پہنچتا۔ اور پایا نہیں جاتا۔ فقہ کے بغیر تصوف نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ احکام الہی فقہ کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتے۔ اور تصوف کے بغیر فقہ تمام و کامل نہیں ہوتی۔

کیونکہ عمل بغیر صدق توجہ کے کامل نہیں ہوتا۔ اور فقہ و تصوف و دوا ایمان کے بغیر صحیح نہیں ہوتے جیسا کہ جسم و روح جو ایک دوسرے کے بغیر موجود نہیں ہوتے۔ اور کمال نہیں پاتے۔ اسی سبب سے امام مالکؒ نے فرمایا ہے جو شخص صوفی بنا اور قافیہ نہ بنو پس تحقیق وہ زندیق بن گیا۔ اور جو ضعیف ہوا اور صوفی نہ بنائے تحقیق وہ فاسق ہو گیا۔ اور جو دونوں کا جامع بنو۔ پس تحقیق وہ درست ہوا۔ کمال جامعیت یہ ہے باقی سب کچھ اور گمراہی سے۔ والتوفیق من اللہ الکریم تعالیٰ انتہی۔

۲۔ سوال۔ اصل تصوف کو آپ نے حدیث سے تو ثابت کیا۔ قرآن سے بھی ثابت کریں

جواب۔ اوامر و نواہی احادیث حقیقت میں قرآن کے اوامر و نواہی میں۔ کیونکہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا تَأْكُمُ الرَّسُولُ فخذوه وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ

فانہم تواد اتقوا اللہ شدید العقاب۔ ۵۔ ترجمہ۔ اور جو رسول تم کو دے

اس کو لے لو اور جس سے تم کو وہ منع کرے۔ تم اس سے باز آ جاؤ۔ اور اللہ سے

ڈرو و تحقیق اللہ سخت عذاب والا ہے۔ (سورہ حشر) عن عبد اللہ بن مسعود

قال لعن اللہ الواشحات والمستوشحات والمنصصات والمتفلجات

للحسن المغیرات خلق اللہ وجارته امراة فقالت اندہ بلخفی اندہ

لعنت کیت و کیت فقال ما لی الا العن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ومن هو فی کتب اللہ فقالت لقد قرأت ما بین اللوحین فمما

وجدت فیہ ما تقول قال لمن کنت قرائتہ لقد وجدته امراة

وَمَا تَأْكُمُ الرَّسُولُ فخذوه وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فانہم تواد اتقوا اللہ

فانہ قد نہی عنہ متفق علیہا۔ ترجمہ۔ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ کہا

لعنت کرے اللہ خوبصورتی کیلئے بدن گو نے والی اور گدوانے والی اور بال بچوائے

والی اور بکلف دانتوں میں فرق و فاصلہ پیدا کرنے والی عورتوں کو اور اللہ کی بیعت

کو بغیر دینے والی عورتوں کو پس ایک عورت نے آپ کے پاس آکر کہا۔ مجھے خبر پہنچی

ہے۔ کہ تو (عورتوں کو) ایسی ایسی گفتیں کرتا ہے پس آپ نے فرمایا میں کیونکر

لعنت نہ کروں اس کو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو۔ اور جو کتا اللہ (قرآن) میں ملعون ہو۔ پس اس عورت نے کہا۔ البتہ میں نے قرآن کو اول سے آخر تک پڑھا ہے۔ میں نے اس میں وہ نہیں پایا جو تو کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا مگر تو قرآن کو پڑھتی۔ تو بیشک اسے پالیتی۔ کیا تو نے نہیں پڑھا و مَا أَتَاكُمُ الْمَلَائِكَةُ فَاخْذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ اس عورت نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا پس تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افعال مذکورہ سے منع فرمایا ہے۔ متفق علیہ ہے (مشکوٰۃ باب الترجل) اس حدیث سے ہمارا مطلب روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ پس اصل تصوف قرآن سے بھی ثابت ہوا۔ لہذا جو شخص تصوف کو برائے۔ وہ خود برائے۔

۳۔ سوال۔ صوفی کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

جواب۔ فی التعرف اسماء صوفیہ لقب ۱ و صافہم من اوصاف اهل الصفة الذين كانوا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال بعضهم للبسم الصوف ۲ اذ الصفا ۳ اسرارهم اذ الصفا ۴ بمعاملتهم لانهم في الصفا ۵ اول بين يدي الله تعالى ۶ من السابقين المسلمين في الخيرات والمبادرين في الطاعات ثم قال واما من نسبهم ۷ الى الصفة اذ الصوف فانه عبر عن ظاهر احوالهم وذاك انهم قوم تركوا الدنيا فخرجوا عن الاوطان وهجروا الاخذات وساحوا في البلاد ورجاعوا لا كبادوا عمر والاجساد ولم يأخذوا من الدنيا الا ما لا يجوز تركه من ستر عورتہ وسد جوعۃ فالحج وجمعهم عن الاوطان سموا غریبارو لكثرۃ اسفارهم سموا سیاحین ولقلة کلامهم سموا جوعیۃ ومن تخلیهم من الاملاک سموا فقراء وللبسم الثوب الخشن من الشعر والصوف سموا صوفیۃ ثم هذه كلها احوال اهل الصفة الذين كانوا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فانهم كانوا غریبارو للفقراء مہاجرین خرجوا من ديارهم

۲۰ اموالہم و وصفہم ابوہریرہ و فضالہ بن عبید فقال کانوا یخزون من  
 الجوع حتی یحسبہم الاعراب حیانین و کان لبا سہم الصوف حتی ان  
 ان کان بعضهم لیعرف قیدہ فیوجد منه سراجہ الضان اذا اصابہ المطر  
 ترجمہ۔ کتاب تعرف میں ہے کہ صوفیہ اسوجہ سے نام سے رکھا گیا کہ ان کے  
 اوصاف اہل صفہ کے اوصاف سے قریب ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 عہد میں تھے اور بعض نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ وہ صوف پہنتے ہیں یا ان کے اسرار  
 صاف ہیں۔ یا انکا معاملہ صاف ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کے سامنے پہلی صف میں ہیں۔  
 یعنی نیکیوں میں سبقت لینے والوں اور طاعت میں جلدی کرنے والوں میں سے ہیں۔ پھر صاحب  
 تعرف نے کہا کہ جس نے ان کو صفہ یا صوف کی طرف منسوب کیا۔ پس اس نے ان کے  
 ظاہر حال کو بیان کیا۔ کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کو ترک کر دیا پس وہ  
 اپنے گھروں سے نکلے اور دوستوں سے جدا ہوئے۔ اور شہروں میں پھرے اور  
 اپنے پیٹوں کو بھوکا رکھا۔ اور جسموں کو ننگا رکھا۔ اور انہوں نے دنیا سے نیا۔ مگر  
 اس قدر کہ جس کا ترک جائز نہیں یعنی ستر عورت اور بھوک کی روک پس وہ اپنے  
 گھروں سے نکلنے کے سبب عزرا کہلائے۔ اور سفر کی کثرت کے سبب سیاح۔  
 اور کم کھانے کی وجہ سے جوعیہ اور اپنے اٹاک چھوڑنے کے سبب فقرا اور بالوں یا  
 پشم کے سخت کیڑے پہننے کے سبب صوفیہ کہلائے۔ اور یہ سب اہل صفہ کے احوال  
 ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھے۔ کیونکہ وہ عزرا و فقرا و مہاجرین تھے  
 جو اپنے گھروں اور مالوں سے ہجرت کر گئے تھے۔ اور حضرت ابوہریرہ اور فضالہ بن عبید نے  
 ان کا حال بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ بھوک سے گر پڑتے تھے۔ یہاں تک کہ بدوی  
 ان کو دریائے خیال کرتے تھے۔ اور ان کا لباس صوف تھا۔ یہاں تک کہ بعض کو اس میں  
 پسینہ آجاتا تھا پس منہ سے بھیک کہان میں سے بھیر کی بوتلی تھی۔ (مراجز و ثانی ص ۵۵)

ہم سوال۔ اہل صفہ کا مزید حال بیان کرو۔

جواب۔ مختصر یہاں یہ ہے کہ اہل صفہ فقرا و مہاجرین تھے۔ جو مسجد نبوی میں ایک سایہ



یوش جگہ میں رہتے تھے۔ قاموس میں ہے کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے صفہ میں رات بسر کیا کرتے تھے۔ اور بخاری پر سیوطی نے جو حاشیہ لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ ابو نعیم نے حلیہ میں سنو سے زیادہ ان کو شمار کیا ہے۔ اور صفہ مسجد نبوی کے آخر میں ایک مکان تھا۔ جو ان غریبوں کے اترنے کے لئے بنایا گیا تھا۔ جن کی کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ اور نہ متاہل تھے۔ ابن حجر نے کہا ہے۔ کہ صفہ مسجد کے اخیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فقراء و اصحاب کیلئے بنایا گیا تھا۔ جو اہل نہ رکھتے تھے۔ اور وہ کبھی زیادہ پہچانتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کا شمار قریباً دو سو تک پہنچتا تھا۔ اور کبھی کم ہو جاتے تھے۔ کیونکہ وہ جہاد اور تعلیم قرآن کیلئے بھیجے جاتے تھے۔ (مقات جز ثانی صفحہ ۵۷) (مقات میں دوسری جگہ (جز خامس صفحہ ۵۸) لکھا ہے۔ کہ اہل صفہ مہاجرین میں سے چار سو تھے۔ جو تعلیم قرآن کے لئے اور لشکروں میں کفار سے جہاد کرنے کیلئے آمادہ تھے۔ ابو ابوہریرہؓ ان کا ناظر و نقیب اور ان کے حال کا خبر گیران اور نقیب تھا۔ اور وہ مسجد نبوی کے اخیر صفہ میں پناہ گزین رہتے اور ان کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **للفقراء الذین احصر وافی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم المجاہل الحیا من التّعفف تعرفہم** بسمیہم لا یسألون الناس المہافا۔ ترجمہ۔ صدقہ ان فقیروں کے لئے ہے۔ جو اللہ کے راستے میں بند کئے گئے ہیں۔ وہ زمین میں چل نہیں سکتے۔ ترک سوال کے سبب جاہل ان کو دو تمند جانتا ہے۔ تو ان کو ان کے چہرے سے پہچانتا ہے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔ (سورہ بقرہ ۲۷) وہ متوکل تھے چھوٹے کی گٹھلیاں ان کی خوراک تھی۔ عن ابی ہریرۃ قال قد رایت سبعین من اصحاب الصفۃ ماہ نہم حل علیہم رداء اما اذا راہا کسار قد رابطوا فی اعناقہم و منها ما یشلغ الکعبین فی جمعہ مریدہ کسرا ہتہ ان تری عورۃ لراہۃ البخاری۔ ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت۔ کہا البتہ میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر کو دیکھا۔ ان میں کسی پر چادر نہ تھی۔ (ان یا تو زار (پاجامہ) تھا یا (صرف) کلمی جس کو اپنی گردنوں میں لپیٹ لیتے تھے کلمی وازار میں سے بعض دو نو بند نیوں کے نصف تک اور بعض دو نو ٹخوں تک پہنچتے تھے۔

پس وہ اس کو اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے تھے۔ اس خوف گئے کہیں ان کی جائے ستر غیر کو نظر آجائیں۔ اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ باب فضل الفقراء و ماکان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم)۔ تفسیر روح البیان میں للفقراء الذین احصر و الا یہ کے تحت میں ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوماً علی اصحاب الصفة حزاً یفقہم و جہدہم و طیب قلوبہم فقال البشر وایا اصحاب الصفة من لقی اللہ من امتی علی الصفة انتم علیہم ارضیا بما فیہ فانه من دفقائے۔ ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اصحاب صفة کے پاس ٹھہر گئے۔ آپ نے ان کا فقر اور ان کا مجاہدہ اور ان کی خوش دلی دیکھی۔ پس فرمایا اے اصحاب صفة خوش ہو جاؤ۔ میری امت میں سے جو شخص اللہ سے اس طریق پر ملے گا۔ جس پر تم ہو اس حال میں کہ وہ راضی ہو۔ اس چیز سے جو اس طریق میں ہے وہ بیشک میرے رفیقوں میں سے ہوگا۔ انتہی۔

۵۔ سوال۔ صوفیہ کرام کے اکثر خاوندے صوف پہنتے ہیں۔ ان کے اس فعل کے جواز کی کیا دلیل ہے۔

جواب۔ بخاری میں حدیث میخیر بن شعبہ میں ہے۔ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقال امعک ما دفقلت لغم فتوک من لاحتہ فمشی حتی تو اسرای عنی فی سواد الیل ثم جارفافہنت علیہ الا دابة فضل و جہد و یدید و علیہ جیہ شامیہ من صوف فلم یستعین یخیر جہد اعیہ منہا حتی اخرجہما من اسفل الحجة + ترجمہ۔ میخیر نے کہا۔ ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا تھے تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس پانی ہے۔ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ پس آپ اپنی سواری سے اترے اور پیدل چلے۔ یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں مجھ سے پوشیدہ ہو گئے پھر آئے۔ پس میں نے کوزے سے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے اپنا منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ اور آپ چشم کا شامی

پہنچے ہوئے تھے و استیضوں کی تنگی کے سبب آپ اپنے ہاتھ مبارک اس جبین سے نکال سکے۔ یہاں تک کہ آپ نے ان کو جبین کے نیچے سے نکالا۔ اتنے۔ عن عائشہ قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ حرط رحل من شعرہ سود حجاز الحسن بن علی فادخلہ ثم جازہ الحسنین فدخل معہ ثم جازت فاطمہ فادخلہا ثم جاز علی فادخلہ ثم قال ۲۲ نماز پڑھا اللہ لہ ذہب، عنکمل الرجب اہل البیت ویطہر کھڑکھڑاہیں سواہ مسلم ۵ زجہ۔ عائشہ سے روایت ہے کہ ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلے۔ اور آپ ہر سیاہ بالوں کی ایک منقش چادر تھی۔ پس حسن بن علی آئے۔ آپ نے اسے چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حسین آئے۔ پس حسن کیساتھ داخل ہو گئے۔ پھر فاطمہ آئیں۔ آپ سے داخل کر لیا۔ پھر علی آئے۔ آپ نے اسے داخل کر لیا۔ پھر فرمایا انما یرید اللہ ۲ میذب عنکم الرجب اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے (مشکوۃ باب مناقب اہلبیت)۔ یہ پہلے آچکا ہے کہ اصحاب صفہ کا لباس صوف تھا۔ علامہ سیوطی نے درمنشور میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلے جس نے صوف پہنا وہ حضرت آدم اور حوا ہیں وقت کہ وہ بہشت سے زمین پر گرائے گئے کتاب تعرف میں ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ابنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بال صخرۃ من المرو حاسبون نبیا حقاۃ علیہم ۲ العباد یومون بیت الحقیق ۴ (مقام روحا کے پھتر کے پاس سے ستر بنی گزرے پاؤں سے ننگے عباد (کلی) پہنے ہوئے اور خانہ کعبہ کو جاتے ہوئے)۔ اور حسن نے کہا کہ حضرت عیسیٰ بالونکا کپڑا پہنتے تھے۔ درختوں کے پتوں پر گزارہ کرتے تھے۔ اور جہاں شام ہوتی وہیں بسر کرتے تھے۔ ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ حضرت عیسیٰ صوف پہنا کرتے تھے جملہ پھری نے کہا کہ میں ستر صحابہ سے ملا جو جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ ان کا لباس کھنجر صوف کچھ نہ تھا طرقات جزر راجع ۳۱۳ عن ابن عباس قال سہرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن مکہ واملدینۃ فہرانا بواہ فقال ۲ ای وادھذا فقالوا

وادی اودق قال کافی النظر الی موسیٰ فیکرم من لونه و شعره شیدا  
 و اصعبا صعبه فی اذنیہ لہ خواہر الی اللہ بالتلبیۃ ما سرا یهذا الوادی  
 قال ثم سرنا حیتہ انما علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ هذه قالوا ہر شئی  
 اولفت فقال کافی النظر الی یونس علی نافۃ حملہ علیہ حبۃ صوف خطام  
 فاقترہ خلیۃ ما سرا یهذا الوادی ملبیا سرا و لا مسلمہ ترجمہ ابن عباس سے روایت  
 ہے کہ ہم مکہ مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ چلے ہیں ہم ایک وادی  
 سے گزرے۔ آپ نے فرمایا یہ کونسی وادی ہے صحابہ نے عرض کی وادی اذرق فرمایا  
 گویا کہ میں موسیٰ کو دیکھتا ہوں پس آپ نے ان کے رنگ اور بالوں کا کچھ وصف بیان کیا  
 اس حال میں کہ وہ اپنی دو انگلیاں دو کانوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ وہ لبیک کیساتھ اللہ  
 کے آگے تضرع کرتے ہیں۔ (اور) اس وادی میں گزر رہے ہیں۔ ابن عباس نے کہا پھر ہم  
 چلے یہاں تک کہ ایک گھاٹی پر ہم آئے پس آپ نے فرمایا۔ یہ کونسی گھاٹی ہے صحابہ نے  
 عرض کی۔ ہرثیا یافت پس فرمایا کہ میں یونس کو دیکھ رہا ہوں سرخ نافہ پر سواہر شمس کا جبہ پہنے  
 ہوئے۔ ان کے نافہ کی مہار دخت خرمائی چھال کی ہے۔ اس حال میں کہ وہ اس وادی میں  
 لبیک کہتے ہوئے گزر رہے ہیں۔ انتہی۔ (مشکوۃ۔ باب بدر الخلق و ذکر الانبیاء علیہم الصلوٰۃ  
 والسلام)

۴ سوال۔ فاذن نقشبندیہ نے کیا لباس اختیار کیا ہے ؟

جواب۔ روی الیہمقی عن ابی ہریرۃ و ذیلہ بن ثابت انہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہی عن الثمرین رقتہ الثیاب و غلظتہا و لیثتہا و خشونتہا و طولہا و قصرہا  
 و لکن سدا دینما بین ذالک و اقتصاد و ہذا ہوا المحتسب عند السادۃ  
 النقشبندیہ یہ ترجمہ ہمقی نے ابو ہریرۃ زبیر بن ثابت سے روایت کی ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شہرتوں سے منع فرمایا۔ یعنی کپڑوں کی باریکی و موٹائی اور ان کی نرمی و  
 درستی اور داری و کوتاہی سے مگر (امروایم) ان کے درمیان راستی و اعتدال کا مولانا علی نقوی  
 فرماتے ہیں کہ یہی مختار ہے مشائخ نقشبندیہ کے نزدیک۔ انتہی (مرقات جز ثانی ص ۱۶)

۷ سوال۔ مجاہدہ و کثرت عبادت کا شرعاً کیا حکم ہے

جواب۔ مجاہدہ و کثرت عبادت شرعاً مستحسن ہے لیکن بشرط وادیل۔

اول مال خاطر نہ ہو۔ کیونکہ مال کی وقت عبادت وغیرہ عبادت میں تیز نہیں رہتی۔ چنانچہ

حدیث ۱۷ کے الفاظ لیصل أحدکم نشاط سے ظاہر ہے +

دوم تکلیف مالا یطاق نہ ہو۔ جیسا کہ حدیث ۱۷ سے ظاہر ہے +

سوم اس سے وہ عبادت فوت نہ ہو جائے جو اہم ہو۔ مثلاً حضور جماعت و نماز

جوازہ و اشاعت علم بہ تدریس و تصنیف وغیرہ یہ مأخوذ ہے حدیث ذیل سے۔ عن

ابی بکر بن سلیمان ابن ابی حمزہ قال ان عمر بن الخطاب فقد سلیمان

ابن ابی حمزہ فی صلوۃ الصبح وان عمر فخذنا الی السوق ومسکن

سلیمان بین المسجد والسوق فمر علی الشفاۃ ۲م سلیمان فقال لہا

لہا سلیمان فی الصبح فقالت اند بات یصلے فخلتہ علیہا

فقال عمر لان اشہد صلوۃ الصبح فی جماعۃ احب الی من عن

اقوم لیلۃ سواہ مالک۔

ترجمہ۔ ابو بکر بن سلیمان بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ ابی عمر بن الخطاب نے سلیمان

ابن ابی حمزہ کو نماز فجر میں نہ پایا۔ اور عمر نماز رکھ کر طواف گئے۔ اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار

کے درمیان تھا۔ پس ان کا گھر سلیمان کی ماں شفا پر ہوا۔ اس سے کہا میں نے

سلیمان کو نماز فجر میں نہیں دیکھا شفا نے کہا کہ وہ رات کو نماز پڑھتا رہا ہے پس

نیندا سپر غالب آگئی۔ عمر نے فرمایا۔ نماز فجر کی جماعت میں حاضر ہونا میرے

نزدیک قیام شب سے بہتر ہے۔ انتہی۔ (مشکوٰۃ۔ باب الجماعۃ و فضلہا) حضرت

سیدنا قطب الاقطاب غوث پاک سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

لینبغی للمومن ان یشغل اولاً بالقرآن فی فاضلہ منہا اشتغل بالسنن

ثم یشغل بالنوافل والفضائل فمالہ یقرع من القرآن فی الاشتغال

بالسنن جمیع و مرعونۃ فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل القرآن

لم یقبل منه واهین فمثل کمثل رجل یدعوہ الملک الی خدمتہ  
فلایاتی الیہ ویقف بخدمتہ الامیر الذی ہو غلام الملک و خادمہ  
وتحت یدہ ولا یتد عن علی ابن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ان مثل مصلی النوافل وعلیہ فريضہ کمثل  
حبلی حملت فلما و فی نفاسہا اسقطت فلا ہی ذات حمل  
ولا ہی ذات ولاد وکذا انک المصلی ولا یقبل اللہ لہ نافلة حتی  
یودی الفریضۃ و مثل المصلی کمثل التاجر لا یحصل لہ  
سربحہ حتی یاخذ راس مالہ فکذا انک المصلی بالنوافل لا یقبل  
لہ نافلة حتی یودی الفریضۃ وکذا انک من ترک السنۃ  
واشتغل بالنوافل لم ترتب مع الفریض و لم یرض علیہا ولا یؤکد امرہا  
فمن الفریض ترک الحرام والشراک باللہ عز وجل خلقہ والا عتزل  
علیہ فی قدسہ وقضائہ واجابة الخلق وطاعتہم ولا یحضر عن امر اللہ  
وطاعته قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ اللہ  
ترجمہ ۔ مومن کو چاہیے کہ پہلے فریض میں مشغول ہووے ۔ جب فریض سے فارغ  
ہو ۔ تو سنتوں میں مشغول ہووے ۔ پھر عبادت الہی نافلہ میں مشغول ہووے  
پس جب تک کہ فریض سے فارغ نہ ہو ۔ سنتوں میں مشغول ہو جائیگا اور  
رعونت ہے ۔ پس اگر فریض سے پہلے سنتوں اور نوافل میں مشغول ہو ۔ تو اس  
سے قبول نہ کئے جائیں گے ۔ اور وہ خواہ کیا جائیگا ۔ پس فریض کو چھوڑ کر سن و نوافل  
انکار کرنے والے کا حال اس مرد کے حال کی مانند ہے ۔ جسے بادشاہ اپنی خدمت  
کینے بلائے ۔ پس وہ بادشاہ کے پاس نہ آئے ۔ اور اس کی خدمت میں قیام  
کرے جو بادشاہ کا غلام و خادم اور اس کے دست قدرت و تصرف میں ہو ۔  
حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے ۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کہ جس شخص کے ذمہ فرض ہو ۔ اور وہ نوافل پڑھے ۔ اس کا حال اس



حاملہ عورت کے حال کا یہ ہے کہ جب جننے کا وقت قریب آئے تو وہ اسقاط کر دے۔ پس (باعتبار انتفاہ مقصود) نہ تو وہ عورت حاملہ ہے۔ اور نہ جننے والی ہے۔ یہی حال ہے مصلیٰ مذکور کا۔ اللہ اس سے نماز نفل قبول نہ کریگا۔ یہاں تک وہ وہ فرض ادا کرے۔ اور مصلیٰ مذکور کا حال سوداگر کے حال کی مانند ہے کہ اس کو نفع نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ اپنا اس مال لے۔ اس طرح نوافل پڑھنے والے کے نفل قبول نہیں کئے جاتے۔ یہاں تک کہ فرض ادا کرے۔ اس طرح اس شخص کا حال ہے جو سنت کو ترک کرے اور ان نوافل میں مشغول ہو جو فرض کیساتھ رواتب والی نہیں۔ اور شارع کی طرف سے ان پر تصریح نہیں کی گئی۔ اور نہ ان کی نسبت تاکید کی گئی ہے۔ پس مجملہ فرض ہے۔ حرام کا ترک کرنا۔ اور اللہ عز و جل کیساتھ کسی مخلوق کو شریک ٹھہرانا۔ اور اس کی قضاء و قدر پر اعتراض کرنا۔ اور معصیت میں مخلوق کی فرمانبرداری کرنا اور اللہ کے امر و طاعت سے روگردانی کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ انتہی۔ (فتوح لغیب)

مقالہ چیل و مشتم  
چھٹا سہم۔ اس کی وجہ سے کوئی حق شرعی مثلاً حق اولاد یا حق زن یا حق بھان وغیرہ فوت نہ ہو جائے۔ جیسا کہ حدیث ۳۳ سے ظاہر ہے +  
پنجم۔ رخصت شرعی کو باطل اور عامل رخصت کو عاقل نہ سمجھے جیسا کہ حدیث ۷۵ کے الفاظ کا نام تھا۔  
ششم۔ اس میں ایجاب مالم یوجب اور تحريم مالم یحرم نہ ہو جیسا کہ حدیث ۷۶ سے ظاہر ہے +

ہفتم۔ ارکان عبادت کو پورے طور پر ادا نہ کرے۔ یہ جائز نہیں کہ پانچویں یا تین رکعت پڑھے مگر ادائیوں کرے کہ جیسے مرغ مٹھونگ مارتا ہے۔ یا قرآن مجید مقرر میں زیادہ پڑھے مگر ترتیل کے۔ یہ ماخوذ ہے ان حدیثوں سے (۱) عن عبد الرحمن بن شبل قال  
خفی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نصرۃ العراب وافتراش السبع

وان یوطن الرجل المكان فی المسجد کما یوطن البیور واداء ابوداؤد  
ترجمہ۔ عبد الرحمن ابن شبل سے روایت ہے۔ کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے کوئے کی طرح بٹھونگ مارنے اور درندے کی طرح ماکھ پھیلانے اور اونٹ  
کی طرح مسجد میں خاص مقام اختیار کرنے سے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت  
کیا ہے (مشکوٰۃ باب السجود) و عن یحییٰ بن مملک ۲۰۰ سال ۲۰۰ سال  
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و صلواتہ  
فقلت وما لکم و صلواتہ کان یصلی ثم ینام قد صلا ما صلی ثم یصلی  
قد صلا ما نام ثم ینام قد صلا ما صلی حتی یصبح ثم نعت قرأتہ فاذا ہی  
تنتعت قرأتہ مفسکاً حراً فاحسوا واداء ابوداؤد و الترمذی و النسائی  
ترجمہ۔ یحییٰ بن مملک سے روایت ہے۔ کہ اس نے ام سلمہ زوجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آنحضرت کی قدرت و نماز کی بابت پوچھا۔ میں ام سلمہ نے کہا۔ تم کیا پوچھتے ہو۔  
آنحضرت کی نماز کی نسبت آپ نماز پڑھتے تھے۔ پھر اس قدر سوتے تھے۔ پھر بمقدار  
خواب نماز پڑھتے۔ پھر بمقدار نماز سوتے یہاں تک کہ صبح کرتے پھر ام سلمہ رضی  
نے آنحضرت کی قدرت کی کیفیت بیان کی۔ پس ناگاہ وہ بتلاتی ہے۔ قدرت کو  
بیان کرتے ہوئے حرف حرف جدا جدا۔ اتنے (مشکوٰۃ۔ باب صلوة اللیل)

ہشتم۔ اس پر مدح و ستائش کرے اور بے عذر ترک نہ کرے۔ عن عبد اللہ بن  
عمر و بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
یا عبد اللہ لا تن کن مثل فلان کان یقوم من اللیل فتروک  
قیام اللیل متفق علیہ ۵۔

ترجمہ۔ عبد اللہ بن عمر بن العاص سے روایت ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ۔ تو فلاں شخص کی طرح نہ ہو۔ جو  
رات کو عبادت کرتا تھا۔ پس اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ باب  
التحریر علی قیام اللیل) آیت رہبانیت فمما سرعوا علیہا یہی اسی

امکیرف اشارہ ہے۔ اسی سبب سے مشہور ہے۔ کہ تارک الورد ملعون۔ یعنی ورد و طیف کا ترک کرنیوالا ملعون ہے۔ وہ جو آیا ہے صاحب الورد ملعون۔ سو یہ ریاکار کے حق میں ہے (دیکھو مرقات جیز ثانی صفحہ ۱۴۱)

غٹم۔ دوسرے مذاہن کے ملال کا باعث نہ ہو۔ ماخوذ ہے حدیث ذیل سے  
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی  
احدکم للناس فینحفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر  
واذا صلی احدکم لنفسہ فلیطول ما شاء ومتفق علیہ ۵۔

ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے۔ تو چاہیے کہ تخفیف کرے کیونکہ ان میں بیمار و کمزور و بزرگ ہیں۔ اور جب تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے۔ تو دراز کرے جس قدر کہ چاہے۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ باب ما علی الامام)

دھٹم۔ یہ اجتہاد و کثرت باعث نہ ہو۔ اس اعتقاد کا یہ کثرت افضل ہے جناب رسالت مآب اور آپ کے صحابہ کے اعمال۔ قلیل سے جس شخص میں یہ شروط موجود ہوں۔ وہ احق ہے۔ تشدد فی العبادت کا اور عباد سلف بے شک ان شروط کے جامع تھے۔ ورنہ قصد و توسط مناسب ہے۔

## حکام

### خواتین اسلام

(از مولانا عبد الرحمن ندوی (مرحوم))

یہ نازک مخلوق بھی تاریخ کے ہر حکم میں مصائب و آلام کی ہر آزمائش میں مردوں کے دوش بدوش چوری ہے۔ ابتداء اسلام میں اگر مردوں نے اپنے عزیز وطن کو ترک کیا تو عورتوں

نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ اگر وہ منکرین کے مقابلہ میں تیغ بجھتے ہوئے۔ تو انہوں نے بھی مردانگی اور شجاعت کی داد دی۔ اگر خدا کے پیارے بندوں (مردوں) نے اس کے سچے مذہب کی خاطر اپنی عزیز جانوں سے دریغ نہیں کیا۔ تو صنف نازک نے بھی اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کی۔ اگر انہوں نے سخت سے سخت مصیبتیں اٹھائیں اور اندام کے اعضاے بلند کئے۔ تو انہوں نے بھی زیرِ خیر ہی پیغام سنایا۔

اصل یہ ہے۔ کہ وہ مقدس نفوس جن کے مردہ تنوں میں صور اسلام کے پہلے نفخے سے روح بھونکی گئی۔ وہ خداوندی آزمائش میں سب سے پہلے اترنے والوں میں ہیں۔ جن تکالیف اور شدائد کا مقابلہ کرنا پڑا کسی نبی اور داعی کے حواریں کو ان مشکلات کا سامنا نہیں ہوا۔ اور اسی کا ثمرہ تھا۔ کہ خدائے قدوس نے انہیں اپنی ساری زمین کا واحد خلیفہ بنا دیا۔ لیکن یہ سمجھنا چاہیے کہ اس شرف کے تنہا مستحق مرد ہیں۔ بلکہ عورتوں نے بھی خدا کی راہ میں وہی نمونہ ثبات اور وہی جوش و استقلال دکھلایا جو مردوں کی طرف سے ظاہر ہوا۔ اور ایک حلیت سے دیکھا جائے تو جنس لطیف کو بہت سی سابقات و اولیات کا فخر بھی حاصل محسوس کا تذکرہ اولیاتِ نسا میں تفصیل آئے گا۔

بنو مخزوم کی ایک دہلیز جس کا نام زینرہ تھا۔ بدد اسلام میں ایمان لائیں قریشیوں نے ان کو ممکن سے ممکن تکلیف پہنچائی۔ اور... تکالیف کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی۔ اب وہ کھل کر تھکا۔ زینرہ دیکھولات و غری (دیتوں کے نام) کے غضب سے ایسا ہو گیا۔ تم نے اپنے آبائی دین کو چھوڑا۔ اور انہوں نے تم کو اندھا بنا دیا انہوں نے جو بدایا۔ کہ یہ بے حس و حرکت مٹی کے تودے اور ماکھ کی گھڑی ہوئی موتیں کیا جان سکتی ہیں۔ کہ کون باطل پرستی پر اب تک قائم ہے۔ اور کون حق کا مطیع ہو گیا۔ پھر جن کو یہ علم نہیں۔ وہ عذاب و ثواب کیا دے سکتے ہیں۔ آنکھوں سے معذور ہو جانا ایک امر خداوندی ہے۔ اگر اس کی مشیت ہو۔ تو وہ پھر میری آنکھوں کی روشنی کو واپس کر سکتا ہے چنانچہ روایت میں آیا ہے۔ کہ پھر اس کی آنکھیں روشن ہوئیں (کامل ابن اثیر جلد ۲ ص ۲۷)

انہی خواتین میں جو آغاز اسلام میں لگے مشرف ہوئیں۔ جہنہ نامی بھی ایک خاتون تھیں یہ ایک قریشی کی خادمہ تھیں۔ وہ انہیں شکوہ میں کس دیتا۔ اور کھانا پینا بند کر دیتا۔ ان مصائب کے باوجود انہوں نے اپنے سچے دین سے اعراض نہیں کیا حضرت ابو بکرؓ نے زرفدیہ دیکر آزاد کر دیا۔

ام حبیبہ بنت ابوسفیان جب اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ گئیں۔ تو ان کے شوہر عبداللہ نصرانی ہو گئے۔ لیکن انہوں نے اسلام کو ترک نہیں کیا۔

خواتین اسلام! یہ چند نظریں جو آپ کے سامنے پیش کی گئی ہیں، انہیں غور سے پڑھیے۔ اور اندازہ کیجئے۔ کہ یہ اس وقت کے واقعات ہیں جب اسلام کا کوئی دہائی نہ تھا۔ فقر و فاقہ کا زور تھا۔ مال و دولت کی کمی تھی۔ ہاں ان کے پہلو میں ایک مضبوط دل تھا۔ جس نے انہیں ان سب مصائب کے برداشت کرنے پر آمادہ کیا، اور انہیں تاریخ میں ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔ پس اب آپ کا فرض ہے۔ کہ اسلامی احکام میں اسی طرح پختگی استقلال عزم اور ثبات پیدا کیجئے۔ کہ تاریخ آپ کی یادگاروں سے پر ہو۔ اور مسلمانوں کی اس نکتہ اور اپنی کا خاتمہ ہو۔

### احکام اسلام کی پابندی

یہ وہ واقعات ہیں جن میں خواتین کو قبول اسلام بے سخت سے سخت مصائب اٹھانا پڑے۔ مگر ان کے پائے ثبوت کو نفز میں نہ ہوئی۔ اب چند واقعات اس قسم کے نقل کئے جاتے ہیں جن میں دکھایا جائیگا کہ خواتین اسلام نے اپنے مقدس منصب کے احکام کی پابندی میں کیسے زبردست استقلال کا ثبوت دیا ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں اپنے فطری جذبات آرام و آسائش کو کس طرح نظر انداز کیا ہے۔

شریعت میں حکم ہے کہ کسی کی موت پر نوہ نہ ہو۔ گریبان نہ چاک کیا جائے۔ بدن نہ نوچا جائے۔ جیزع و فزع کے بجائے صبر سے کام لینا چاہیے۔ عرب میں ان کا کثرت سے رواج تھا۔ یہاں تک کہ سردار اور شیوخ قبائل اپنی موت پر گریہ و زاری کرنے کے لئے خاص طور پر وصیتیں کرتے تھے۔ ہمارے ہندوستان میں اس حکم کی

نا فرمائی بڑی شد و مد سے جاری ہے۔ حالانکہ اسلام اس کی شدید ممانعت کرتا ہے۔ ام سلیم ایک بہت بڑی صحابیہ گزری ہیں۔ ان کے شوہر کا نام ابو طلحہ تھا۔ ایک بار ان کا چھوٹا بیٹا ابو عمیر سخت بیمار ہوا۔ اتفاق سے ابو طلحہ ایک روز کسی کام کیلئے گھر سے باہر گئے۔ اس اثنا میں ابو عمیر کا انتقال ہو گیا۔ ان کی ماں احکام کی بڑی پابند اور قوانین مذہب کی ترویج میں بہت سخت تھیں۔ فوراً ان کی لاش کو ایک مقام پر چھپا دیا۔ جب ابو طلحہ گھر واپس آئے۔ تو پوچھا ابو عمیر کیسا ہے۔ ام سلیم نے نہایت اطمینان سے جواب دیا کہ بالکل سکون ہے۔ پھوڑی دیر پھر کر پھر کہا کہ پڑوس میں ایک شخص نے مجھے ایک چیز عیاں کی تھی۔ اب میں اس سے طلب کرتی ہوں۔ تو وہ ناخوش ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پڑوسی کی یہ حرکت عدل و انصاف کے بالکل خلاف ہے۔ اب ام سلیم نے اس راز کو فاش کیا۔ اور ابو عمیر کے انتقال کی خبر دی۔ پھر اس طرح تسکین دی۔ کہ دیکھو یہ ایک خدا کی امانت تھی۔ جو ہمارے سپرد تھی۔ جب اس کی طرف سے بیک اجل آیا۔ تو میں بلا چون و چرا یہ امانت سپرد کر دینی چاہیے۔ اب اگر تم جزع و فزع اور گریہ و زاری کرو گے۔ تو اسی پڑوسی کی طرح یہ حرکت جادۃ انصاف سے ہٹ جائے گی میں نے تم سے کہا تھا کہ بالکل سکون ہو گیا۔ اس سے مجھے جھوٹ کا الزام نہ لگانا۔ کہ ان کے لئے موت سے زیادہ اور کونسی ساعت اطمینان کی ہوگی۔ ابو طلحہ نے قصہ دربار رسالت میں مرض کیا حضور نے بہت مسرت ظاہر فرمائی۔ اس قصہ سے قاضی خواتین کو نتیجہ افکار نا چاہیے۔ کہ ان کے لئے اس میں عبرت و بصیرت کا ایک ذخیرہ ہے۔ اور پھر انہیں ہندوستان کی ایک رسم جزع و فزع کا استیصال نہایت سرگرمی سے کرنا چاہیے۔

**معلمہ حل طلب** از قلم حکیم محمد شائق حسن میاشا ہجہا پوری مقیم میاوانی تمیز جناب حکیم عبدالمجید صاحب سند یافتہ تکمیل الطب لکھنؤ۔

ٹوٹی دریا کی کلائی زلف الجھی بام میں  
مورچہ محل میں دیکھا آدمی بادام میں

جب تک سو فوٹ  
نہ ہو گا ساق چوڑ

نہایت عمدہ رسالہ ہے  
نہایت عمدہ رسالہ ہے  
نہایت عمدہ رسالہ ہے



# میرزا غلام احمد صنا قادیانی

اور اس کی قرآن دانی -  
(باب وحیب اللہ کرم و منتہر امر سر کے تتم ہے)

(۱) الفاظ مرزا صاحب قادیانی

سرہ چشم آریہ ص ۱۰ کے حاشیہ + برائین احمدیہ صفحہ ۲۲۰ و ۲۹۵ و ۳۹۶ و ۴۰۷  
اور فرائض حصہ اول کے ص ۱۹ حقیقۃ الوحی ص ۳۸ پر ہے۔

وَأَن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَئِن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ  
أَعْدَتُ لِّلْكَافِرِينَ۔

## آیت قرآنی

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَئِن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ  
أَعْدَتُ لِّلْكَافِرِينَ۔ (پارہ اول کار کون ۳)

(۲) الفاظ مرزا صاحب قادیانی

برائین احمدیہ ص ۲۱۹ و ص ۲۹۲ اور سرہ چشم آریہ ص ۱۰ کا حاشیہ + فرائض حصہ اول

جنگ مقدس ص ۲ پر ہے۔ قُلْ لِّمَنِ اجْتَمَعَتِ الْجُنُودُ وَالْأَنْسُ عَلَىٰ أَن  
يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا النَّارِ أَن لَّا يَأْتُوا بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا

## آیت قرآنی

قُلْ لِّمَنِ اجْتَمَعَتِ الْأَنْسُ وَالْجُنُودُ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ  
لَّا يَأْتُوا بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا۔ (پارہ ۵ کار کون ۱۰)

(۳) الفاظ مرزا صاحب قادیانی

تحفہ گولر ویہ ص ۲۰ + ضمیمہ برائین احمدیہ ص ۳۳۳ + الحق دہل ص ۲ پر ہے  
وَأَعْتَمَتْ بَيْنَهُمُ الْعُدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

## آیت قرآنی

فَاخْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعِدَاةَ وَالْخِزْيَانَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (پارہ ۶۶ ص ۴)

(۴) الفاظ مرزا صاحب

حقیقتہ الٰہی ص ۱۳ پر ہے۔ اَلَمْ يَعْلَمُوا اَنْهٗ مِنْ مَّيْحَادِ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ يَدْخُلُ  
فَاَمَّا اَخْلَدَ اَفِيْنَهَا ذَا لِكَ الْخِزْيَانَةُ الْعَظِيْمَةُ (انجروعت سورہ توبہ)

## آیت قرآنی

اَلَمْ يَعْلَمُوا اَنْهٗ مِنْ مَّيْحَادِ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ فَاَمَّا جَهَنَّمُ

اَخْلَدَ اَفِيْنَهَا ذَا لِكَ الْخِزْيَانَةُ الْعَظِيْمَةُ (پارہ ۱۰ کارکوع سورہ توبہ)

(۵) الفاظ مرزا صاحب

حقیقتہ الٰہی ص ۱۵۲ پر ہے۔ یَوْمِ يَارْتِي دَبْكُ فِي ظِلِّ مِنَ الْعَامِ

## آیت قرآنی

هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّا اَنْ يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْعَامِ وَالْمَلِكَةِ

(۶) الفاظ مرزا صاحب

کتاب ایام الصلح اردو کے صفحہ ۸۰ و ۸۱ پر ہے۔ اَنْزَلَ ذِكْرًا اَوْرَ سُوْلًا

## آیت قرآنی

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا سُوْلًا يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰیَاتِ اللّٰهِ ط

(پا س ۲۸ رکوع ۱۸۶)

(۷) الفاظ مرزا صاحب

کتاب ایام الصلح اردو کے صفحہ ۶۱ پر ہے۔

اِنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الْاٰلِیْنَ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ

## آیت قرآنی

لَخَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الْاٰلِیْنَ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ (پ ۲۷ ص ۶)

## (۸) الفاظ مرزا صاحب

حماۃ البشر عربی صفحہ ۷۱ کے حاشیے اور صفحہ ۷۲ اور حماۃ البشر مترجم ص ۵۵ کے حاشیے پر ہے۔ وانزلنا من الانعام

## آیت قرآنی

سورۃ الزہر - پارہ ۲۳ کے رکوع ۵ میں ہے۔ وانزل لکم من الانعام ثنیۃ ازواج۔

## (۹) الفاظ مرزا صاحب

ازداد نام کے صفحہ ۷۸ کے حاشیے اور حماۃ البشر عربی ص ۵۵ کے حاشیے اور حماۃ البشر مترجم ص ۵۲ کے حاشیے پر ہے۔ وانزلنا علیکم لباسا

## آیت قرآنی

سورۃ الاعراف - پارہ ۸ کے رکوع ۱۰ میں ہے۔ یٰٰبنی ادم قل انزلنا علیکم لباسا یؤدی سواۃکم وراشیئا۔

## (۱۰) الفاظ مرزا صاحب

جنگ مقدس کے صفحہ ۷۶ پر ہے۔ ان یجاہدوا (فی سبیل اللہ) با موالہم و نفسہم۔ (سورہ توبہ رکوع ۶)

## آیت قرآنی

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِکُمْ وَأَنْفُسِکُمْ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ (سورہ توبہ رکوع ۷)  
”ان یجاہدوا با موالہم و نفسہم“۔ (پارہ ۱۰ سورہ توبہ رکوع ۷)

## (۱۱) الفاظ مرزا صاحب

جنگ مقدس کے صفحہ ۷۷ پیغام امام کے صفحہ ۲ پر ہے۔ جزاؤ سنیۃ سنیۃ مثلہا ومن عفا واصلح فاجراء علی اللہ۔ س ۲۵ - ع ۵

## آیت قرآنی

وَجَزَاؤُ سِیِّئَةٍ سِیِّئَةٌ مِّثْلُهَا مَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرَ اللّٰہِ۔ پ ۶

## (۱۲) الفاظ مرزا صاحب

برائین احمدیہ کے صفحہ ۵۰۵ کے ماشیئے پر ہے۔ عسی ربکم ان یمم  
علیکم وان عد تم عدنا وجعلنا جہنم للکفرین حصیرا۔

## آیت قرآنی

عسی ربکم ان یممکم وان عد تم عدنا وجعلنا جہنم  
للکفرین حصیرا۔ پاکرہ ۱۵۔ رکوع اول۔

## (۱۳) الفاظ مرزا صاحب

بہرہین احمدیہ کے صفحہ ۱۹۶ پر ہے۔ ان هذا الاصح مرصین

## آیت قرآنی

سورۃ الاحقاف پارہ ۲۶ کے رکوع اول میں ہے۔ هذا صر صین

## (۱۴) الفاظ مرزا صاحب

چشمہ معرفت کے صفحہ پر ہے۔ لتكون للاعداء بن تذریر

## آیت قرآنی

پارہ ۱۸ کے رکوع ۲ میں ہے۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی

عبدہ لیکون للاعداء تذریرا

## (۱۵) الفاظ مرزا صاحب

تریات القلوب کے صفحہ پر ہے۔ وقد لبثت فیکم

عمر من قبلہ افلا تعقلون

## آیت قرآنی

فقد لبثت فیکم عمر من قبلہ افلا تعقلون پ ۴۶

## (۱۶) الفاظ مرزا صاحب

ادار الاسلام کے صفحہ پر ہے۔ ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا لیرہ

## آیت قرآنی

پاؤں ۲۰ کے رکوع ۲۲ میں ہے۔ فن یحمل مثقال ذرہ خیراتیکہ ؕ

(۱۷) الفاظ مرزا صاحب

انوار الاسلام کے ص ۲۲ پر ہے۔ ماکان اللہ ان یعذبہم و انت فیہم۔

آیت قرآنی

سورۃ النفال پاؤں ۹ کے رکوع ۱۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وماکان

اللہ لیعذبہم و انت فیہم

(۱۸) الفاظ مرزا صاحب

کتاب تحفہ گوڑ و صحیفہ ۱۸ پر ہے۔ بدلت الارض غیر الارض

آیت قرآنی

سورۃ ابراہیم پاؤں ۱۲ کے رکوع ۱۹ میں ہے۔ یوم تبدل

الارض غیر الارض والسموات ؕ

(۱۹) الفاظ مرزا صاحب

کتاب نشان آسمانی کے ص ۳۲ اور سراج منیر کے صفحہ پر ہے۔ ولا یظہر

علی غیبہ احد الا من ارقتی من رسول۔

آیت قرآنی

علیم الغیب فلا یرکب علی غیبہ احد الا من ارقتی من رسول

۲۰ الفاظ مرزا صاحب

تحفہ گوڑ و صحیفہ ۱۸ پر ہے۔ وحرام علی قریۃ اہلکناھا انہم

لا یرجعون حتی اذا فتحت یا جوج و ما جوج و ہم من

کل حرب ینسلون ؕ۔

آیت قرآنی

وحرام علی قریۃ اہلکناھا انہم لا یرجعون حتی اذا فتحت

يَا جُوجُ وَمَا جُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَرْبٍ يَنْسَلُونَ“ پادہ ۲ کو ۶۷  
(۲۱) الفاظ مرزا صاحب

ست یجن کے مندر پر ہے۔ ومن یرجووا لقا ربہ فلیعمل عملاً  
صالحاً ولا یشرك بعبادۃ ربہ اجد ۲ ہ  
آیت قرآنی

من کان یرجووا لقا ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرك  
عبادۃ ربہ اجد ۲۔ (پ ۱۲ ۲۴ سورہ کہف)

(۲۲) الفاظ مرزا صاحب

انزالہ اوہام حصہ ۲ کے ص ۷۷ پر ہے۔ وجعلنا منهم  
القراۃ والخنازیر۔ پادہ ۲ کو ۶ سورہ الکہف۔  
آیت قرآنی

سورۃ المائدہ پادہ ۲ کے سا کو ۱۳ میں ہے۔ وجعل منهم  
القراۃ والخنازیر ہ

(۲۳) الفاظ مرزا صاحب

د بعین ص ۱۳۵ اور رسالہ سراج المیر کے ص ۲۹ کے حاشیے پر  
ہے۔ امنت بالذی امنت بہ بنو اسرائیل۔

آیت قرآنی

امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنو اسرائیل۔ پ ۱۲  
(۲۴) الفاظ مرزا صاحب

اربعین نمبر ص ۷ پر ہے۔ ذالک مثلہم فی التوریت ہ  
آیت قرآنی

ذالک مثلہم فی التوریت۔ پ ۲۶ ۶ ۱۲

(۲۵) الفاظ مرزا صاحب

کتاب اذالہ اوهام حصہ ۲ صفت پر ہے ۔ ولکن اعبد اللہ الذی یتوفکم

### آیت قرآنی

ولکن اعبد اللہ الذی یتوفکم ۔ باب ۱۱ ص ۱۶ (۲۶) الفاظ مرزا صاحب

مواہب الرحمن صف ۳۷ اور اذالہ اوهام حصہ ۲ صفت ۲ پر ہے  
واذ قال اللہ یا عیسیٰ انت قلت للناس

### آیت قرآنی

واذ قال اللہ یا عیسیٰ بن مریم انت قلت للناس الایہ (۲۶) الفاظ مرزا صاحب

اذالہ اوهام حصہ اول صف ۳۲۶ اور حصہ ۲ صف ۴۰۸ پر ہے ۔  
ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی اسی من الی العما لکیلا یعلم  
بعد علم شیئاً ۲ ۔ سورۃ الحج اجز ۱۶)

### آیت قرآنی

ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی اذل العما لکیلا یعلم من  
بعد علم شیئاً ۲ ۔ باب ۱۵ - ص ۸

### آیت قرآنی

الاولیام کے حصہ ۲ صف ۲۲۰ پر ہے ۔ وکلمۃ القاہا الی مریم

### آیت قرآنی

وکلمۃ القاہا الی مریم وروح ص ۱۱ باب ۶ ص ۳۶ (۲۹) الفاظ مرزا صاحب

الاولیام حصہ ۲ صف ۶۴ پر ہے ۔ بلی و هو بکل خلق علیم  
آیت قرآنی

وہو بکل خلق علیہ . یادہ ۲۳ کا رکوع ۶۳

مبلی و هو الخائن العلیہ ر

(۳۰) الفاظ مرزا صاحب قادیانی

و ما لنا لا نری رجلاً کن نعدہ ہم من الاستدار

لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۰ (۲۱)

آیت قرآنی

وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَى رَجُلًا كُنَّا نَعِدُهُمْ مِنَ الْاِسْتِدَار

(یادہ ۲۳ کا رکوع ۱۳۴)

## سندھ میں اہل اسلام کی شاندار فتح

### میرزا شیوں کی زلت آفریں شکست

مورخہ ۱۱ ذیقعد ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۲ مارچ موضع سقندہ باغ تعلقہ کنڈیارہ ضلع نواب شاہ سندھ میں اہل السنۃ والجماعۃ و فرقہ مرزائیہ کے درمیان زبردست مناظرہ ہوا۔ اہل اسلام کی طرف سے حضرت مولانا ابوالقاسم محمد حسین صاحب مکہ کو تارخ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ منجانب مناظر تھے۔ مولانا بکر علی صاحب اور حضرت پیر غلام مجدد صاحب نقشبندی شکار پوری اور دیگر علماء سندھ اور پیراں عظام شامل تھے۔ فریقین نے سید میاں امیر علی شاہ صاحب روپیہ تعلقہ کنڈیارہ کو امین اور حکم مقرر کیا ہوا تھا۔ پہلے دن مناظرہ حیات مسیح علیہ السلام پر ہوا۔ اہل اسلام کے فاضل مناظر نے قرآن شریف کو آیات قطعۃ الدلائل کے حیات مسیح علیہ السلام کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ قادیانی مناظر مولوی میاں اک احمد صاحب ان کا جواب نہ دے سکے۔ بلکہ بالآخر بیہوش



ہو گئے۔ اگرچہ قادیانی مناظر نے بھی طوطے کی طرح مغالطات کی رٹ لگائی۔ مگر اس کا کافی شافی جواب دیکر اسلامی مناظر نے وفات مسیح م کے اعداد کو باطل کر دیا۔ اسلامی مناظر کی فاضلانہ تحقیق اور توجیہ دلائل سے علماء کرام اور باجمہ حاضرین بہت محفوظ ہوئے اور قادیانیوں پر عرب حق غالب آگیا۔ حق تو یہ ہے کہ فاضل موصوف کے دلائل نہایت شاندار اور اکثر نئے تھے۔ دوسرے مناظر بھی کذب و صدق مرزا صاحب قادیانی پر فاضل مددوح کے مقابل مولوی محمد سلیم صاحب قادیانی مرزا صاحب کی نبوت کو ثابت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ مگر ان کے پاؤں کسی جگہ نہ جم سکے۔ جاد الحق و ذہق الباطل کا پورا پورا نقشہ و رسم تھا۔ مرزائیوں کی ذلت اور شکست کا نظارہ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ جبکہ مرزا صاحب اپنے ہی اقرار سے دجال کذاب اور نہر ایک بد سے بدتر ثابت ہو رہے تھے۔ مناظرہ کے اختتام پر امین صاحب یعنی حکم نے اپنا زبانی فیصلہ سنایا۔ جو سندھی زبان میں تھا۔ بعد ازاں کو تحریر کر کے اپنے دستخط سے مزین کیا۔ ہم اس جگہ اس کا خلاصہ اردو میں لکھ دیتے ہیں۔ بفضل سندھی زبان میں شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وَهُوَ هَذَا ۱۔ میں نے جب پہلے دن مناظرہ سنا۔ اور فریقین کے دلائل پر کامل غور و غوض کرتا رہا تو رات بھر ثالث اور امین کی ذمہ داری کے احساس اور تقدیر کے خوف سے ڈرتا رہا۔ اور اس بارِ عظیم نے مجھے رات کو سونے نہ دیا۔ مسلمانوں کو خدا تعالیٰ سے صراطِ مستقیم طلب کرنا چاہیے جس کی دعا اس نے سورہ فاتحہ میں سکھائی ہے۔ میں اپنی منجی ذمہ داری کی بنا پر یہ فیصلہ دیتا ہوں۔ کہ اہلسنت والجماعت حق پر ہیں۔ اور ان کے دلائل بہت قوی ہیں۔ اور جماعت احمدی کے دلائل نہایت کمزور تھے۔ اور سراسر باطل پر ہیں۔ حکم اور ثالث کی زبانی تقریر رقت انگیز تھی۔ مسلمانوں کے چہرے اور دل اس وقت شگفتہ تھے۔ اور میرناٹیل کے چہروں پر سیاہی چھاری تھی۔ فیصلہ سننے ہی وہ دمِ دبا کر بھاگے۔ اور اہلسنت نے خوشی سے اللہ اکبر کے فلک شگاف نعرے بلند کر کے شروع کر دیے۔ بعد ازاں جلسہ میں دیر تک نعت خوانی ہوتی رہی۔ بہ طور مبارکباد اور تحسین ہو رہی تھی۔ خوشی بھید اور

مہرِ کمال خاص و عام سے ظاہر ہو رہی تھی۔ اور فاضل مناظر کی دست بوسی  
کیلئے ہر خاص و عام آگے بڑھتا تھا۔ فالحمد للہ علی ذلک ۵  
(فقیر عبدالخالق کشمیری کی خطیب جامعہ مسجد کشمیریہ و مدرسہ اسلامیہ)

## فقہ شیعہ

(از مولوی امیر علی صاحب گانگوی)

شیعہ صاحبان وضو میں پاؤں کا دھونا لازم نہیں جانتے۔ صرف مسح کرنا کافی جانتے ہیں  
اور کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں مسح پاؤں کا حکم ہے۔ مگر شیعہ صاحبان کو اپنی کتب کا بھی کافی  
علم نہیں۔ روئے کو کتاب استبصار معتبرہ شیعہ میں لکھا ہے۔ عن علیؑ جلّ جلالہٗ اوستا  
فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذین ابتدأت فی وضوء فقال لی  
قمض واستنشق وامسح ثم غسلت وجهی ثلاثا فقال قد یجزيك  
من ذلک هرا تان ذاک غسلت ذراعی و مسحت برأسی هر تین فقال  
قد یجزيك من ذلک المرأة وغسلت قدحی فقال لی یا علی خلل بین الا  
صابعین تحلیل بالنار الخ ترجمہ روایت ہے حضرت علیؑ سے کہا بیٹھا تھا میں وضو کرنے  
پس آگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت شروع کیا میں نے وضو کو پس فرمایا واسطے  
میرے کہ غمرہ کر اوتنا کہ میں پانی ڈال اور دانتوں کو صاف کر۔ پھر دھویا میں نے منہ پانی  
تین بار پس فرمایا کافی ہے تجھ کو دوبار پھر دھوئے میں نے کہنیوں تک ہاتھ اپنے اور  
کہنیوں تک مسح کیا۔ میں نے سر کا دو مرتبہ پس فرمایا کافی ہے تجھ کو دوبار۔ پس فرمایا  
کافی ہے تیرے واسطے اکبر تہ۔ پھر دھوئے میں نے دونوں پاؤں اپنے اور فرمایا مجھے  
اے علی خلل کرتا انگلیوں کے درمیان تاکہ نہ خلل کیجاویں آگ سے الخ۔ اور اسی کتاب کے  
ترتیب وضو میں لکھا ہے۔ ان نسیت المسح رأسک حتی غسلت رجليک فامسح  
رأسک ثم غسلت رجليک یعنی کہا حضرت صلی اللہ وسلم نے اگر تو (علیؑ) وضو  
میں سر کا مسح کرنا بھول جائے یہاں تک کہ تو نے اپنے دونوں پاؤں دھو لئے اور

بھر تھے سر کا مسح کرنا یا آجائے۔ سر کا مسح کرے۔ پھر اپنے دو نپاؤں کو دھو۔ پس ان دلائل قاطعہ سے معلوم ہوا کہ پاؤں کا دھونا۔ لازمی امر ہے۔ ورنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دوبارہ پاؤں نہ دھوتے۔ اور نہ ہی آپ اس کو تاکید یا تعلیم فرماتے۔ علاوہ ازیں شیعہ کا کہنا۔ کہ قرآن شریف سے بھی مسح ثابت ہے۔ محض ان کی جہالت کا نتیجہ ہے۔ قرآن مجید جو کلمہ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ وَاَرْءَاكُمْ وَاَرْءَاكُمْ وَاَرْءَاكُمْ وَاَرْءَاكُمْ کے ہیں۔ اور وَاَرْءَاكُمْ بھی فَاغْسِلُوا کا مفعول مطوف ہے۔ تو اس ترکیب بخوی کے مطابق پاؤں دھونے کے معنی ہوئے۔ اور اگر وَاَرْءَاكُمْ کو بوجہ بوجہ کے متعلق ہوتا۔ تو بوجہ ہوتا حالانکہ یہ منسوب ہے۔ فقہ بر مدھام العلماء فقیر محمد علی غفرلہ کا غلط پیرسایا مقام ناگاہی۔

## مناظرہ مجوکا

(پہلا اشاعت گزشتہ)

مورخہ ۲۰ فروری مناظرہ کا آخری دن تھا۔ میرزا علی مولوی تمام رات تیار یوں میں مصروف رہے۔ ۱۱ بجے میدان مناظرہ میں ہزار ہا مردمان کا اجتماع ہوا۔ اور میرزا علی مناظرہ علی محمد نے کھڑے ہو کر صداقت میرزا کے اثبات پر پہلی تقریر کی۔ جملہ حاضرین اس کی بھرپور تحسین و تکریم کے ساتھ دلالت۔ غلط بحث وغیرہ سے حیران رہ گئے۔ حاضرین میں شیعوں کی کافی تعداد موجود تھی۔ انکو اپنے ساتھ ملنے کی عرض سے مذہب اہلسنت پر حملے کرنے شروع کر دیے۔ ہدیہ و دیگر کتب فقہ سے مسائل پیش کر کے عوام کو مغالطہ دینا چاہا۔ لوگوں میں مہجانب برپا ہو گیا۔ حضرت علامہ اجمیری کے حکم سے خاک رے کھڑے ہو کر میرزا علی صد کو بے شرایط کی طرف توجہ دلائی۔ انہیں تہذیب و ادب کے اصولوں میں کہا گیا۔ کہ آج کا مناظرہ صداقت میرزا پر ہے۔ اس وقت صداقت مذہب حنفیہ پر نہیں ہو رہا۔ ہمارے علماء صداقت مذہب حنفیہ بھی بدلائل قاطعہ بیان کر سکتے ہیں۔ مگر اس کیلئے علیحدہ شرائط وغیرہ طے ہو سکتی ہیں۔ میرزا نیوں پر اس اپیل کا کچھ اثر نہ ہوا۔ ان کے صدر ابراہیم بقا پوری نے نہایت ہی بدتہذیبی انداز سے کام لیا۔ اور کہا ہمارے وقت میں نہ بولو۔ تم جو چاہو اپنے وقت میں

کہو۔ ہم اپنے وقت میں جو کہنا چاہیں کہہ سکتے ہیں۔ حاضرین سمجھ چکے تھے کہ میرزا کی براب اپنی شکست و غلوبیت آشکارہ ہو چکی ہے۔ اس لئے وقت گزارنے کیلئے کچھ نہ کچھ کہہ دینا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

میرزائی مناظر نے مسائل فقہ و جرنیات پر اعتراض کرتے کرتے فاروق اعظم امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر واقعہ قرطاس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہزبان کی تہمت لگانا اولاظا کر کیا۔ شیعوں کے چہرے یہ سن کر بے تاب ہو گئے۔ اور میرزائیوں کی چال کار گر ہوئی۔ اہل سنت نے دیکھ لیا۔ کہ کفر ملت واحد ہے مسلمانوں کا دنیاوی کوئی... دوست نہیں۔ خاک رے کھڑے ہو کر میرزائی مناظر کو چیلنج دیا۔ کہ کسی معتبر کتاب سے ایسی روایت پیش کرو جس میں لفظ ہجرا یعنی ہزبان حضرت عمر کا قول درج ہو۔ اور اس پر ایک ہزار روپیہ انعام بھی دینے کا وعدہ کیا۔ اس پر اعدائے ملت خایب و خاسر ہو کر رہ گئے۔

حضرت مولانا محمد حسین صاحب (اسلامی مناظر) نے کھڑے ہو کر میرزائیوں کے دلائل کے پرچھے اڑا دیے۔ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی توہین کا خوب بدلہ لیا۔ میرزائیوں کے چہرے سے بدحواسی رونما تھی۔ مولانا مددوح نے میرزائیوں پر ۲۱ مطالبات پیش کئے۔ ہر مطالبہ کے پورا کرنے پر انعام رکھا گیا۔ برابر انہیں انعام حاصل کر نیکاشوق و لیا گیا۔ مگر ان ۲۱ مطالبات کی زنجیریں ایسی تھیں جن میں گرفتار ہو کر میرزائی کوئی راہ مفر نہ پاتے تھے۔ قارئین کی آگاہی کیلئے مختصر اودہ مطالبات درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) میرزائی مناظر نے فقد بعثت فیکم حمراً افلا تعقلون کو مدعی نبوت کے لئے معیار صداقت قرار دیا تھا۔ اور اسلامی مناظر (مولوی ابوالقاسم محمد حسین صاحب) کے خسر (مولوی محمد صاحب پٹاوی) نے حسن ظنی کی بنا پر اشاعت السنۃ میں مصنف برائین حمید کے متعلق جس عمدہ رائے کا اظہار کیا تھا۔ اس کو میرزائی صداقت کا سب سے بڑا نشان قرار دیا۔

اسلامی مناظر نے فرمایا۔ میرے خسر سے زیادہ تمہارا سے نزدیک میرزا صاحب کے

خسر کا قول معتبر ہونا چاہیئے۔ گھر کے بھیدی یعنی میٹر ناصر نواب دہلوی (میرزا صاحب کے خسر) نے کہا تھا۔ ۷

بد معاش اب نیک از حد بن گئے پو بسلم آج احمد بن گئے  
بتاؤ گھر کے بھیدی نے جس بد معاشی کا ذکر کیا ہے۔ وہ کون سی تھی؟

(۲) میرزا صاحب نے کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا وعدہ کر کے نزار مارو پیہ پیشگی بطور قیمت وصول کر لیا تھا۔ بتاؤ یہ بیع کیسی تھی۔ فقہ حنفیہ پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنی قہامت کا ثبوت دو۔ اور اس بیع کو جائز ثابت کرو۔

(۳) میرزا صاحب نے براہین احمدیہ جلد سوم کے آخری صفحہ پر اشتہار میں اعلان کیا تھا۔ کہ کتاب ۳۰۰ جزد تک پہنچ گئی ہے۔ یہ سراسر جھوٹ تھا۔ ورنہ میرزائی ۳۰۰ جزد کا صرف مسودہ ہی دکھادیں۔ اس بہانہ سے میرزا نے لاکھوں روپیہ براہین کی قیمت کا پیشگی وصول کر کے غبن کر لیا۔

(۴) میرزا صاحب اپنی کتاب براہین نمبر ۱۷ ص ۹ میں لکھتے ہیں کہ ”مولوی غلام دستگیر فقہری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم کر دیا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔“

دنیا بھر کے میرزائی ملکر مولوی غلام دستگیر و مولوی اسماعیل ہر دو کی کسی کتاب سے یہ قطعی حکم دکھادیں۔ انعام حاصل کریں۔

(۵) محمدی بیگم کامرنا صاحب کے گھر آنا اور سلطان محمد کامرنا تقدیر مبرم تھا۔ کیا وجہ ہے کہ میرزا صاحب علم عمر حسرت و ارمان سے گذار کر دنیا سے چلے گئے۔ انکاح آسمانی کا نتیجہ کچھ نہ نکلا۔

(۶) میرزائی مناظر نے روایت ۲۰ ملھدین آیتین کو حدیث و فرمان نبوی قرار دیا تھا۔ اسلامی مناظر نے مبلغ یک صدر روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا۔ بشرطیکہ کسی کتاب سے اس روایت کو حدیث مرفوع ثابت کر سکے۔ مگر صدائے برنجواست (۷) ڈاکٹر معبد الحکیم ٹیپا لوی نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ میرزا قادیانی ۲۷ اگست ۱۹۰۸ء

تک مرجائیگا۔ اس پیشگوئی کا ذکر میرزا صاحب نے چشمہ معرفت بھی کہا ہے۔ اور لکھا تھا کہ یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے اختیار میں ہے۔ چنانچہ خدا نے فیصلہ کر دیا۔ اور میرزا صاحب اس میعام سے پہلے اور اپنی آخری تصنیف چشمہ معرفت کی اشاعت کے چند روز بعد دنیا سے چل بسے۔ میرزائیوں کو چاہیے کہ خدا کے سچے فیصلہ پر عمل کریں۔ اور میرزا کو مفتری ٹھنی اللہ سمجھا کر اس کی پیروی سے باز آئیں۔ (۸) اعجاز احمدی کے قصیدہ میں میرزا صاحب نے اعلان کیا تھا۔ کہ مجھے خدا نے خبر دی ہے۔ کہ محمد حسین بنالوی تجھے ضرور ایمان لائیگا۔ اُسے پاکیزگی اور طہارت کا پانی پلایا جائیگا۔ اور میرا کلام سچا ہے۔ اور میرے خدا کا قول ہے۔ اور جو شخص تم میں سے کچھ زمانہ زندہ رہیگا۔ وہ دیکھ لیگا۔

مگر مولوی محمد حسین بنالوی کا انتقال حالت اسلام پر ہوا۔ اور آخر وقت تک میرزائیوں کے مخالف منکر رہے۔

(۹) میرزائی مناظر نے صحیحین سے حضرت علی کا قول اچھی باوجود ہزار و پید اعام کا وعدہ کرنے کے نہ دکھلایا۔ ہر بار مطالبہ کیا گیا۔ مگر وہ سس سے سس نہ ہوئے۔

(۱۰) اربعین نمبر میں میرزا قادیانی نے مکہ و مدینہ کے درمیان اجزا ریل کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا تھا۔ اب میرزائی مکہ و مدینہ کے درمیان ریلوے لائن ہمیں دکھلائیں۔ ورنہ خدا سے ڈریں۔

(۱۱) تریاق القلوب میں میرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کریں دنیا میں آخری نیک بچہ ہوں۔ گویا ان کے زمانہ کے بعد بدکار ہی پیدا ہوں گے۔ اب تمام میرزائی جو ۱۹۰۵ء کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ اپنا بدکار و حرامی ہونا تسلیم کر لیں۔

(۱۲) پیر منظور محمد لدھیانوی میرزائی کے گھر اُس کی بیوی محمدی بیگم سے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ جس کا ذکر میرزا صاحب خودی پیشگوئی کے طویل پر اخبار الحکم وغیرہ میں کیا تھا۔ اور اس کا نام عالم کباب۔ کلمۃ اللہ خان و شاہی خان تجویز کیا تھا محمدی بیگم زوجہ منظور مرچکی ہے۔ اور منظور کو فاجہ ہو چکا ہے۔ اب میرزائی بتائیں وہ کچھ کہاں ہے

جس کی پیدائش سے عالم اسلام کباب بننے والا تھا۔ اور میرزا ٹول کے گھڑ شاہی بوتیوالی تھی۔

(۱۳) وہ بچہ کہاں ہے جس کا نام اشتہار تبصرہ میں میرزا صاحب نے بھی رکھا تھا مرزا صاحب مر گئے۔ مگر وہ دنیا میں ظاہر نہ ہوا۔

(۱۴) میرزا صاحب نے اربعین نمبر ۲ میں لکھا ہے۔ کہ مہدی دینی علم میں کسی کا شاگرد نہ ہو گا۔ مگر میرزا صاحب کے کئی استاد تھے۔ تباؤ مہدی کیسے ہو سکتے ہیں۔

(۱۵) میرزا صاحب اپنے آپ کو برلاس قوم کا مغل لکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ اپنے آپ کو سلمان فارسی کی اولاد بتلاتے ہیں۔ میرزائی اپنے پیشوا کا صحیح نسب نامہ بیان کریں۔

(۱۶) میرزا صاحب تحفہ گوڑویہ میں شیعوں کے مسئلہ حجت سے کام نہ کھانا چاہتے ہیں۔ کیا میرزا صاحب مسئلہ حجت کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ اگر صحیح تسلیم نہیں کرتے۔ تو اس سے استدلال کرنے کا کیا مطلب۔

(۱۷) میرزا صاحب نے امام حسین ۴ سے اپنے کو افضل قرار دیا۔ حدیث است در مگر یا تم کہا۔ نیز کہا کہ رات کو یقین میرے گھر آئے۔ اور فاطمہ زہراؑ نے اپنی ران پر میرا سر رکھا (استغفر اللہ) کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادراہمیت سے یہی محبت تھی۔ اور یہی دعویٰ تھا۔

(۱۸) تحفہ گوڑویہ میں میرزا صاحب کنز العمال کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا بھر سے سیر کرنا ثابت کرتے ہیں۔ کنز العمال موجود ہے کوئی میرزائی اس میں سے یہ روایت تلاش کر کے دکھاوے۔

(۱۹) لو تقول علینا بعد الاقوال کی آیت پڑھ کر میرزائی مناظر نے بیان کیا۔ کہ کاذب مدعی کا ۴۲ سال تک زندہ رہنا محال ہے۔ اسلامی مناظر نے عبد اللہ تیار دوری کا ذب مدعی نبوت کو پیش کیا۔ جس کو دعویٰ نبوت کئے ہوئے ۲۲ سال ہو چکے ہیں۔ اب بھی زندہ ہے کئی قصائیف بھی ہیں۔ مرید بھی میسور میں اسکے

ہو چکے ہیں۔ اپنے سلسلہ کا نام سلسلہ محمدیہ رکھا ہے۔ اپنی وحی کو شائع بھی کیا ہے۔  
اسی طرح بہادر اللہ بھی.... طبعی موت مرا۔

(۲۰) میرزا صاحب نے خدا کے سچے نبی حضرت مسیح علیہ السلام کو گالیاں دیں۔ ان کی  
توہین کی۔ ان کی تین دایاں اور تین نائیاں زلکار قرار دیں۔ کیا ایسا شخص مسلمان کہلا  
کا حقدار ہے۔

(۲۱) میرزا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار محضات بیان کئے۔ اور اپنے ساٹھ لاکھ  
نیرا عجاز احمدی میں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صرف چاند خسوف کا نشان ظاہر  
ہوا۔ اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا خسوف ہوا۔ گویا میرزا نے شیخ القہر  
کو محض خسوف قرار دیا۔ اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا افضل ہونا ظاہر کیا  
یہ مطالبات تھے۔ جنکا اعادہ ہر تقریر میں کیا جاتا تھا۔ لوگ ہمہ تن ان کا جواب سننے  
کے منتظر رہتے تھے۔ مگر میرزا نے سوائے ذاتی جملوں اور ادھر ادھر کے بے ربط جملوں  
اور میرزا کی تعریف میں اشعار پڑھنے کے سوا کوئی جواب نہ دیکھا۔

مناظرہ کا ختم ہونے کے بعد نہایت بدحواسی میں میرزا در کرسیاں لیکر میدان سے چلے  
گئے۔ انہوں نے اسی میں اپنی بہتری بھی۔ زحال سے یہ شعر پڑھتے تھے۔ ۵  
نکلنا خلد سے آدم کا سننے آئے تھے لیکن  
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچہ سے ہم نکلے۔

آخری تقریر کے اندر ہی سات کس میرزائیوں نے اسلام کیا جن کے اسماء مع  
ولدیت وغیرہ گذشتہ رسالہ میں درج ہو چکے ہیں۔ مناظرہ کے بعد ایک ہفتہ کے  
اندر پانچ اشخاص مزید زائیت سے تائب ہوئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ باشندگی  
علاقہ پر حق چچی طرح واضح ہو گیا۔

مناظرہ کے اختتام پر اہل اسلام کا جلسہ قائم رہا خاک را در مولوی...  
محمد مسعود صاحب کی تعاریر کے بعد تکبیر کے غلغلہ انداز نعروں کے درمیان جلسہ  
بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جلسہ گاہ سے گاؤں تک میرزا مولوی مختلف راستوں سے



گئے۔ کوئی کیسٹروف سے اور کسی راستہ سے قیامگاہ پر پہنچا۔ ان کی ذلت کی حد ہو گئی  
مگر ان کی بے شرمی۔ بے حیائی اور ڈھٹائی بھی کمال درجہ کو پہنچ چکی تھی۔ قادیانی طبقہ  
الفضل کے مدیرین اگر ہمت ہے۔ تو میرزاویت میں نئے داخل شدہ اشخاص کے نام  
مع ولایت بتبید سکونت شائع کرے۔ اگر جرأت ہے۔ تو مناظرہ مجوکا میں اہل اسلام  
کیسٹروف سے پیش کردہ مطالبات کا جواب شائع کرے۔ فضول بکواس اور  
جھوٹی شیخی و تعالیٰ سے کام نہیں چل سکتا۔ غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب بیدار  
ہو چکے ہیں۔ میرزاویت کا دام فریب کار گر ہونا مشکل ہے۔  
منظور کیلئے جن سربراہ آدرہ اشخاص نے انتظام وغیرہ میں حصہ لیا۔ ان کا  
شکر یہ ادا کیا جاتا ہے خصوصاً ملک غلام جیلانی صاحب۔ ملک احمد یار صاحب  
نور محمد صاحب۔ فتح محمد صاحب۔ دیگر باشندگان مجوکا نے نہایت ایشاً  
وہمت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ (مدیر)

جواب معممہ :- صفحہ ۲۲ رسالہ جنوری ومارچ ۱۹۳۲ء (یہ غم یا مرنے ہے)  
(حل کنندہ محمد امیر علی عفی عنہ گانگوی)

مُعَمَّمٌ حَلُّ طَلَبُ :- از احقر العباد محمد امیر علی عفی عنہ گمانگوی۔  
خَمْ چوں نگوں گشت از وقطرہ رحمت  
ہوش ز مدہوش ز محبت گسخت

مُعَمَّمٌ حَلُّ طَلَبُ :- بندہ بھچان عبدی کاتب از شہر بندہ مینونیدہ  
اگر در کایہ چینی شکر تری افتد  
بقیمت ہزار لعل بجوئی آرزو

نوٹ :- جواب معممہ مندرجہ صفحہ ۲۲ رسالہ جنوری ومارچ ۱۹۳۳ء بالکل بڑھانیں جاتا۔ محفل  
صاحب اس کا جواب نہایت خوشنود اور واضح حروف میں درج فرمادیں۔ تاکہ درجہ رسالہ کیا جاوے

# بدعاتِ محرم

محرم المہینہ متبرک ہینوں میں سے ہے۔ اس ماہ کی دسریں تاریخ کو یوم عاشورہ  
 تمام سابقہ اہم میں مقدس سمجھا جاتا تھا۔ سلف صالحین ان ایام کو نہ تو فاضل کرتے  
 عبادتِ توبہ و استغفار میں گزارا کرتے تھے۔ مگر قیامت سے شیطان کا فریب بعض  
 نام نہاد مسلمانوں پر چل چکا ہے۔ ان ایام میں جس قدر فواحش و کبائر وغیرہ کا ارتکاب ہوتا  
 ہے۔ اس کا اثر عشرِ نبوی سال ہر میں نہیں ہوتا۔ سرزمینِ پنجاب اندیشوں سیاہ ترین معصیت  
 سے آلودہ ہوتی ہے۔ آوارہ و بد معاش مرد و عورتوں کا باہمی اختلاط۔ اور زنا و اغوار  
 وغیرہ کے لئے باہمی عہد و پیمان۔ غرض کس کس کا ذکر کیا جائے۔ محبتِ اہل بیت کے پردہ  
 میں برائی کو اختیار کیا جاتا ہے۔ چند سال سے ملک کی سیاسی فضا بھی انہی  
 بدعات کی وجہ سے مکدر ہو رہی ہے۔ سہارنپور... وغیرہ میں سینکڑوں بچے یتیم  
 اور عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ علم پرستوں نے میل پرستوں  
 کا مقابلہ کیا۔ اور ناکارہ و گناہ موحدین و مسلمین ہوت کے لکھاٹ اتارے گئے۔  
 شیعوں کے ساتھ سیاسی اتحاد کا نتیجہ اہل سنت نے دیکھ لیا۔ گذشتہ سال  
 کانپور کے شیعہوں نے علم نکالا۔ راستہ میں ہندوؤں کی سیاسی جماعت سیوآمتی  
 کا بورڈ آفیزان تھا۔ علم پرستوں نے علم کا جھکا کر گزارنا کفر سمجھا۔ اور سیوآمتی والوں نے  
 بورڈ اتارنا بھی اپنی شکست سمجھا۔ حکومت کی بروقت مداخلت سے معاملہ سلجھ گیا  
 ورنہ دنیا دوبارہ کانپور کا خونیں ہنگامہ دیکھ لیتی۔ ملک بھر میں جس قدر اغوار۔ ناجائز  
 تولقات۔ قتل و خوریزی۔ بد چلنی و بد معاشی کے واقعات ہو رہے ہیں۔ ان میں  
 سے اکثر کی بنیاد تعزیر داری کے ایام میں رکھی جاتی ہے۔ ماتم کے پردہ میں دل کھول کر  
 عیاشی کی جاتی ہے۔ نیاز حسین کے نام سے بلاؤ کی دلیلیں۔ لذیذ و شیریں مٹھیاٹیاں  
 اور دودھ و لسی کے گلاس معدہ میں پہنچائے جاتے ہیں۔ سینہ کو بی۔ سیاہ لباس

علم - گھوڑا - وغیرہ کے سوا ننگ رچا کر دسہرہ کے ایام تازہ کئے جاتے ہیں۔ اعدادے  
اسلام ان افعال کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ پاکدامن صاحب عفت اور خاندانِ اہلبیت  
کی بیبیوں کے نام علانیہ بازاروں میں لیکر جزیع و فزیع کے جھوٹے کارنامے انکی  
طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ امام الشہداء حضرت امام حسینؑ کا نام بیٹیا  
بے ادبی سے لیا جاتا ہے۔ یزید کی فتح اور امام عالی مقام کی شکست کا ڈھنڈو  
بیٹھا جاتا ہے۔ دسہرہ کے دنوں میں برادرانِ وطن اپنے پیشوارام چندر کی فتح  
اور راون کی شکست کا جشن مناتے ہیں۔ مگر اہل شیعہ اس کے بالکس حسینؑ  
کی ذلت اور یزید کی فتح و کامرانی کا جشن منا کر اپنی بیہودگی اور اہلبیت کی سبقت  
کا علانیہ اظہار کرتے ہیں۔ اہل سنت بھی ان ایام میں مذہنت فی الدین کے مرتکب ہوتے  
ہیں۔ اور مذہنت کو رواداری قرار دیکر تعزیر کے سوا ننگ کے سہارہ جا کر قائم کرنے  
والوں کے خاطر مدارات شربت و سستی سے کرنا باعث سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اعانت  
معصیت بھی معصیت ہے۔ ایسے ناجائز اور خلافِ شرع مجموعوں میں شریک  
ان کی مجالس کو ترقی دینا قطعاً حرام ہے۔ ساڑھے تیرہ سو سال سے اہل مذہنت  
والجماعت کے فقہاء۔ علما۔ مشائخ و ائمہ سادات کا متفقہ فتویٰ سر زمانہ میں یہی رہا  
ہے کہ تعزیر داری۔ سینہ کو بی۔ جزیع و فزیع بالکل حرام ہے۔ اور ان کو جائز نہ کہنے والا  
بدترین گمراہ ہے۔ شیعہ و سنی ہر دو فرقہ کی کتب میں اس کی تصریحات موجود ہیں۔  
چند سال ہوئے ایک امریکن سیاح نے ایک امریکن اخبار میں اپنی سیاحت  
مند کے حالات درج کر لئے۔ اس میں حرم کے متعلق لکھا تھا کہ سال میں ایک  
دن ایسا آتا ہے۔ جبکہ تمام مسلمان پاگل ہو جاتے ہیں۔ سیاہ کپڑے پہن روتے  
پیشے جھنڈے لئے ہوئے بازاروں میں نکلتے ہیں۔ اچھے کھلے انسان حیوان  
معلوم ہوتے ہیں۔ بہادر قوموں میں رونا پلینا عجیب سمجھا جاتا ہے۔ بہادری کی۔ اتہم  
جلان دینے والوں کے کنبہ کو مبارکباد دیکھائی ہے۔ اس کی یاد میں جشن ہائے مسرت  
منعقد ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں ملک و ملت کے مصائب و آلام کا شکار

بننے والوں کو یہ مہیا رکھا دیا جاتا ہے۔ عدائے ملت یعنی ٹوڈیوں کا ماتم کیا جاتا ہے۔ ٹوڈی بچے ہائے مائے کے لخرے لگائے جاتے ہیں۔ مگر افسوس اہل تشیع حضرت امام الساجدین سید الشہداء حسین علیہ السلام کی ابدی زندگی شجاعانہ استقلال اور عظیم انظیرِ جمعیت و ایثار کا برہان نام کرتے ہیں۔ اس سیکر صبر و استقامت کی طرف بے صبری جزع و فزع کے جھوٹے قصے منسوب کرتے ہیں۔ یزید کی توہین کے بجائے خاندانِ اہلبیت کی تذلیل و توہین کو کارِ ثواب سمجھتے ہیں۔ قرآن جن کو زندہ کہے ان کو مردہ ہلکے قرآن سے عداوت کا بیوت پیش کرتے ہیں۔ آہ۔ سید الشہداء علیہ السلام نے امت محمدیہ کو صبر و ایثار۔ جرات و استقامت اور اعلاؤ کلمۃ اللہ کے لئے متاعِ عزیز تک قربان کر دینے کا درس دیا۔ مصیبت کی وقت آہ تک کرنے سے منع کیا۔ قرآن پر عمل کر کے دکھایا۔ مگر اسی کے نام لیوا اس کے پاک مشن اس کے پاک درس اور اس کی پاک تعلیمات کو بدنام کر رہے ہیں۔ قطبِ ربانی محبوبِ محمدانی پیرانِ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے عزیز نے فقر و افق کا اپنے زمانہ میں قلع قمع فرما دیا تھا جس و حسین علیہما السلام کے اس سچے جانشین نے غنیۃ الطالبین و دیگر تصانیف میں روافض پر ارمدا کا حکم لگایا۔ اسی وجہ سے شیعہ حضرت ممدوح کے نام سے جلتے ہیں۔ اور تبرّازی کا نشانہ بناتے ہیں۔ مگر خدا کے محبوب کی عزت و عظمت کا ڈنکہ دنیا کے سرگوشہ میں بج رہا ہے۔ غوثِ الاعظم کے روحانی کمالات و تصرفات کا ایک عالم معتقد ہے۔ پیرانِ میرم پر شیعہ جو اعتراضات کرتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت ممدوح نے یوم عاشورہ کو یوم فزع و الدرد قرار دیا تھا۔ اس اعتراض کی حقیقت اور لغویت کو گزشتہ سال مولانا محمد قطب الدین صاحب جبکہ ۲۳۲ ضلع جھنگ نے اپنے ایک مضمون میں اچھی طرح آشکارا کیا تھا۔ قارئین کی درخواست پر دوبارہ اس مضمون کو شائع کیا جاتا ہے۔ مولانا ممدوح نے اس مضمون میں بدعاتِ محرم کا خوب نقشہ کھینچا ہے۔ اہلسنت میں اس مضمون کی وسیع

اشاعت کا ہونا ضروری ہے۔

## یوم عاشورہ

(از مولانا قطب الدین صاحب چاک<sup>۳۳</sup> ضلع جھنگ)

سبقتی فرقے کا جناب حضرت پیران پرغوث اعظم جیلانی محبوب جانی شیخ سید  
عبدالقادر جیلانی قدس سرہ پر ایک اعتراض اور اس کا جواب

مولانا محبوب جانی پر شیعوں نے بہت بہت اعتراض کئے ہیں۔ اور آپ کی ذات اقدس  
کو سنگین ترین الزامات کا مورد قرار دیا ہے۔ منجملہ ان سب یہ ہوا کہ اعتراضات کے ایک  
اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے واقعہ شہادت کو پیر صاحب  
مصیبت نہیں فرماتے۔ بلکہ عاشورائے محرم کو جو امام حسین علیہ السلام کی شہادت  
کا دن ہے۔ پیر صاحب اپنی کتاب فیتۃ الطالبین میں یوم فرح و انشور کہتے ہیں۔

دیکھو شیعوں کی کتاب خلاصۃ المصاب کا صفحہ ۲۲۲ اور صباح الہدایۃ کا صفحہ ۶۲  
ما تہی شیعوں کا بتاؤ اگر پیر صاحب کی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام بھی واقعہ کربلا کو  
فرمایا کہ واقعہ مصیبت کا نہیں تو اپنے مجتہدین کی تحریروں پر لعنت بھیج گئے۔ یا جناب  
صادق علیہ السلام کو محبوب جانی کی طرح (عیاذ باللہ) ملعون اور کافر کہو گے۔ یا اپنی  
بے حیائی اور دھمکائی پر دبے اور جھے رہو گے۔

اگر ثابت ہو جائے کہ جناب صادق رض کے نزدیک کربلا کا ہنگامہ واقعی مصیبت  
نہیں۔ تو یہ ان کا تقاضا تو یہ ہے کہ عاشورے محرم کی تمام بیعتوں سے فوراً تو برکھڑا لو۔ اور  
جو احرام خدیروں سے منہ موڑ کر اہلبیت علیہ السلام کی مظلومیت اور ہزیمت کو شہر کرنے کی  
کوشش چھوڑ دو۔

امام جعفر صادق کا قول | سواد وفور سے سنو۔ اصلاح الرسوم اور وسائل الشیعہ  
کے حوالے سے لکھا ہے۔ فرمایا جناب صادق رض نے شمار نہ کر اس مصیبت کو مصیبت

جبر تھے صبر عطا کیا۔ اور خدا سے مستحق ثواب ہوا۔ بلکہ مصیبت وہ ہے جس میں صاحب مصیبت اجر و ثواب سے محروم رہے جبکہ صبر نہ کرے۔ وقت نزول مصیبت کی انتہی اصلاح الرسوم اور وسائل الشیخہ دونوں شیعوں کی کتابیں ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں جناب صادقؑ سے یہ حدیث مذکور ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ جو مصیبت صبر و ثواب کو متضمن ہو وہ مصیبت نہیں۔ مصیبت اسے کہتے ہیں کہ جو صبر و ثواب سے خالی ہو۔ ناظرین۔ انصاف سے غور کریں کہ مصیبت کی تعریف جو امام جعفر صادقؑ نے فرمائی ہے بھلا وہ واقعہ کہ بلا پر صادق آتی ہے کیا کوئی ایمان والا کہہ سکتا ہے کہ بلا کا واقعہ اجر و ثواب پر مشتمل نہیں؟ کیا کوئی غفص کہہ سکتا ہے کہ امام حسینؑ اور آپؑ کے رفقاء اصحابین نے اس ابتلا عظیم پر صبر و تحمل سے کام نہیں لیا۔ مصیبت تب ہوتی جب شہداء کہلا کر بلا صبر نہ کرتے۔ اور بے صبری کے باعث ثواب سے محروم رہتے۔ جب شہداء کہلا کر بلا نے پورے استقلال کیساتھ صبر کیا۔ اور صبر کرنے کی وجہ سے صبر عظیم کے مستحق ثابت ہوئے ہیں تو پھر یہ حادثہ کہ بلا کی طرح مصیبت ہو سکتا ہے مصیبت قرار دینے میں دو فساد ہیں۔

(۱) امام جعفر صادق علیہ السلام کی تلمیذ  
(۲) شہد اکبر لار کی بے صبری۔ پس جو شخص جناب صادق کو صادق اور سید الشہداء کو  
صاحب یقین کرتا ہے۔ وہ واقعہ شہادت کو مصیبت کہنا گناہ سمجھتا ہے۔  
اور جو کوئی نہ امام جعفر صادق کو سچا جانتا ہے۔ اور نہ امام حسین علیہ السلام کو صاحب اعتقاد  
کرتا ہے۔ وہ حادثہ کربلا کو بھی مصیبت گردانتا ہے۔ مولانا محبوب سلجانی نے صادق  
کو صادق اور صابر کو صابر سمجھ کر لکھ دیا۔ کہ یہ ہنگامہ مصیبت نہیں۔ اور رافضیوں نے  
صادق کو جھوٹا اور جناب حسین کو بے صبر و مہم ازاج خیال کر کے اعتقاد کر لیا۔ کہ  
ان کی شہادت کا واقعہ مصیبت ہے۔ حزن ہے۔ اندوہ ہے۔ اولیٰ شہد مکتانا  
راضی عن سواد السبیل۔ ترجمہ۔ یہ لوگ بہت ہی خانہ خراب اور راہ راست سے  
بہت دور پھٹکے ہوئے ہیں۔

آپ سر سال عشرہ محرم میں دو ہالی مچاتے ہیں۔ علم بلند کرتے اور تخریجے بناتے ہیں۔  
 ہاوی پھونکتے اور دھول مچاتے ہیں۔ مرنیہ خواہوں اور ذاکروں کو دُور دُور سے بلاتے  
 ہیں۔ وہ مغفلوں میں جھوٹے اور بے بنیاد واقعات سناتے ہیں۔ ذلت آمیز مرنیہ  
 گاتے ہیں۔ خود روتے ہیں۔ اور دوسروں کو رلاتے ہیں۔ اور اس طرح خوبصورت  
 عورتوں کو دام تزیں میں پھنساتے ہیں۔ جو محبت اہلیت کہلاتے ہیں۔ وہ سنگے  
 سرنگے پاؤں دیہاتوں سے جاتے ہیں۔ تفرے پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔

اور حرام خور لوگ ناجائز طریق سے یوں روپیہ کماتے ہیں۔ عورتیں اور مرد سیاہ لباس  
 پہنتے ہیں۔ اور مل ملا کر تھپتھپ سے پٹتے ہیں۔ زرب سے ڈرتے ہیں۔ اور نہ رسول کا  
 شرم کرتے ہیں۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کو مصیبت سمجھ کر اس طرح ماتم برپا  
 کرتے ہیں۔ اور تمام کی اندوختہ نیکیوں کو فناء اور تباہ کرتے ہیں۔ بے بس مآقذ متہ  
 انفسہم من سخط اللہ علیہم فی العذاب ہم خالکون ترجمہ البتہ  
 انہوں نے اپنے حق بہت ہی بڑی تہید اٹھائی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دنیا میں  
 بھی خدا ان سے ناراض ہوا۔ اور آخرت میں بھی ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

باقی ہمارا است شیطان و مبدم کہ کے شوی در راہ حق ثابت قدم  
 یادت تعلم از تو شیطان مکر و ریو از تو آموزند بازی طفل و دیو

شیعہ لاند مذہب ہیں۔ حالانکہ شیعہ مذہب میں ماتم کرنا عمل جاہلیت ہے۔ سیاہ کپڑے  
 پہننے حرام ہیں۔ پیچھے اور چلانے اور کٹے کٹے کرنے سے اعمال صالحہ خبط اور باطل  
 ہو جاتے ہیں۔ مگر نہ ان کو مذہب کی پرواہ اور نہ دوازہ ائمہ کے اقوال کی۔ نہ قرآن سے  
 عرض ہے۔ نہ حدیث رسول سے مطلب۔ غرض سے تو یہ ہے کہ در شیعہ لڑ گیا  
 ہوں اور ہم ہوں۔ متعہ ہو اور راگ و رنگ ہوں۔ حق ہو اور دو چار ملنگ ہوں نیز انجیم  
 اور عادی بھنگ ہوں۔

امادیت رسول و اقوال ائمہ | اصلاح الرسوم بکلام المعصوم کے صفحہ ۲۶۷ پر  
 لکھا ہے۔ فرمایا جناب صادق رض نے کہ جو شخص لاف مارے اپنی رائے پر وقت

معیشت کے تو ثواب اس کا ضبط ہو جاتا ہے۔ اور اسی کتاب کے اسی صفحہ پر ہے  
 فرمایا امام المومنین علیہ السلام نے جو شخص ہاتھ ران پر وقت معیشت کے مارے تو ثواب  
 اس کا ضبط ہو جاتا ہے۔ اور فرمایا امام محمد باقرؑ نے کہ جو شخص ماتم بیا کرے تو اس نے  
 صبر کو ترک کیا۔ اور بے راہ کے چلا۔ اور فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ ماتم بیا کرنا مثل  
 جاہلیت سے امام محمد باقرؑ نے فرمایا۔ کہ جناب رسول خداؐ نے جناب فاطمہؑ سے  
 فرمایا۔ کہ جب میں رجاؤں تو میرے لئے منہ کو خراش نہ کرنا۔ اور بال نہ بکھیرنا۔ اور  
 ہائے دائے نہ کہنا۔ اور میرے لئے ماتم نہ بیا کرنا۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۶۸ پر مرقوم ہے  
 فرمایا جناب صادقؑ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی سعیت ان امور پر  
 بیا کرتے تھے۔ کہ بوقت معیشت رسا پر طمانچے نہ مارنا۔ منہ خراش نہ کرنا۔ بال نہ بچنا  
 گریبان چاک نہ کرنا۔ سیاہ کپڑے نہ پہننا۔ ہائے دائے نہ کرنا۔ اور اسی کتاب  
 کے صفحہ ۲۶۹ پر ہے۔ تعزیوں کے سامنے شیرینی حرام ہے۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۲۹۵  
 پر ہے۔ طوق اور زنجیر پہننا حرام ہے۔ اور اسی صفحہ پر ہے علم اور تعزیوں کی طرف  
 زیارتہ بڑھنا حرام ہے۔ اور صفحہ ۲۹۶ پر ہے۔ علم اور تعزیر یہ کسی معصوم کی قبر ہے  
 اور نہ کسی غیر معصوم کی شہداء میں سے اور صفحہ ۲۹۷ پر ہے کہ تعزیر کو مشابہ قبر  
 یا مشابہ روضہ اقدس فرض کر لیا گیا ہے۔ اور واقعہ میں مشابہ نہیں ہوتا۔ اور اسی صفحہ  
 پر ہے ایسی قبر بنا تا ہمارے مذہب میں حرام ہے۔ اور صفحہ ۲۹۸ پر ہے۔ تعزیر پر  
 ہندو سے شیرینی لینا حرام ہے۔ (انتہی) صفحہ ۲۹۹

شیعہ بارہ اماموں کے خلاف | یہ ائمہ اطہار کے اقوال ہیں جو ان کی ایک معتبر کتاب  
 سے نقل کئے گئے ہیں۔ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں ہیں۔ بتاؤ ان باتوں  
 پر شیعوں کا عمل ہے۔ یا ان باتوں کی شدت سے مخالفت کرتے ہیں۔ اس پر طرہ یہ  
 ہے۔ کہ جن اماموں نے پٹینے اور ماتم کرنے اور ماتمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔  
 انہی اماموں کا یہ لوگ ماتم کرتے ہیں۔ اور انہی اماموں کی وفات حسرت آیات کے  
 دفوں میں پٹینے اور ماتمی لباس پہنتے ہیں۔ تو کیوں نہ کہا جائے۔ کہ ان شیعوں کے



دنوں میں نہ ائمہ اطہار کی وقعت ہے۔ اور نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت۔ اور کیوں نہ کہا جائے کہ متعین لوگوں کا مذہب ہے۔ اور غیر محرم عورتوں کیساتھ خدا مطلق ہو کر محفلیں آباد کرنا ان کا دین ہے۔ اور ایمان۔ جیسوں انہیں کہتے تھے۔ ترجمہ اور بایں ہمہ سمجھتے ہیں کہ وہ راہ راست ہیں۔ +

(شیعوں کا ایک اعتراض تھا مولانا محبوب بھانی قدس سرہ کی ذات قدس)

شیعہ اس جواب پر البتہ یہ اعتراض کر سکتے ہیں۔ کہ ہم نے مانا کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا دن مصیبت کا دن نہیں۔ مگر مصیبت کا دن نہ ہونے سے یہ بھی تو لازم نہیں آتا کہ وہ خوشی کا دن ہو۔ محبوب بھانی تو اپنی کتاب میں اس دن کو یوم الفرج لکھتے ہیں۔ یعنی خوشی کا دن۔ اس کا کیا جواب ہے۔

اعتراض کا جواب | اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک جناب پیر صاحب نے اس دن کو خوشی کا دن لکھا ہے۔ مگر جہاں خوشی کا دن لکھا ہے۔ وہاں خوشی کے اقسام بھی لکھ دیئے ہیں۔ کہ اس قسم کی خوشی کرو۔ گویا خوشی کی باتوں کو آپ نے محدود کر دیا ہے اور شیعوں کا دستور ہے کہ خوشی کے اقسام تجویز کر لیتے ہیں۔ خواہ وہ اقسام پر حسب۔ نے فرمائے ہوں یا نہ فرمائے ہوں۔ اور خواہ ان باتوں کو روز شہادت کیساتھ تہمت ثابت ہو یا نہ ہو۔ پھر لوگوں کو بد اعتقاد کرنے کے لئے کہتے جاتے ہیں۔ کہ دیکھو پیران پر عاشورہ کے دن میں ان باتوں کے کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ آسمان کا ہتھوڑا کا ہوا منہ کھاتا ہے۔ اہل لوگ ان شیعوں سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ بہریدہ دن ان بچھڑاؤں اور اللہ تاب خواہم و اللہ صتم فودہ و لو کہم لا الکفر و دن ترجمہ۔ کہتے ہیں کہ خدا کے نور کو منہ سے پھونک مار کر کھجا دیں۔ اور خدا تو اس کے سوا کچھ کر گیا نہیں۔ کہ اپنے نور کی روشنی کو بوجھ کرے۔ اگرچہ کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے۔ ۵۔ چراغی را کہ از دبر سر روزد + سرائس تفت ز ندریش بسوزد

خوشی کی باتیں | جس خوشی کی جناب پیر صاحب اجازت دیتے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔ آپ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں۔ کہ عاشورہ کی شام کو عظام

پکاؤ۔ خود کھاؤ اور اپنے بال بچوں کو میٹ بھر کر کھلاؤ۔ غریب اور مساکین پر بھی حسب  
توفیق تقسیم کرو۔ اور اس کا ثواب جناب امام حسین علیہ السلام اور دیگر شہداء و کربلا  
کے راج طیبہ کو پہنچاؤ۔ نفلیں پڑھو۔ دن کو روزہ رکھو۔ روزے داروں کو افطار  
کراؤ۔ بیماروں کی بیماریاں پر سی کرو۔ یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرو۔ اور بس۔

**ناظرین**۔ کرام یہ ہے وہ خوشی جس کے جواز کا فتویٰ غنیۃ الطالبین میں ہے  
ان باتوں کو عید سمجھو۔ یا عبادت۔ شیعہ ان باتوں کو لہو و لعب اور ناجائز خوشی  
پر محمول کرتے ہیں۔ اور اہل سنت و الجماعت اطاعت الہی اور جائز خوشی جانتے ہیں  
تمام ملکوں میں یہ خوشی رائج ہے۔ اور واقعہ کربلا سے لیکر آج تک ان باتوں پر ان کا  
عمل رہا ہے۔

عاشورہ کے یوم الفرج ہونے کی وجہ | اس کے علاوہ محرم کی دس تاریخ کو صرف کربلا  
ہی کا واقعہ نہیں ہوا۔ بلکہ شروع پیدائش سے لیکر واقعہ کربلا تک خدا جانے اس تاریخ کو  
کتنے واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔ اور کتنے اہم واقعات اور عظیم الشان امور  
معرض ظہور میں آئے ہوئے ہیں۔ جن کے ظہور و صدور کی خبر خود شروع علیہ  
السلام نے دی ہے۔ اگر ان تمام واقعات کو واقعہ کربلا کیساتھ ملا کر دیکھا جائے  
تو عقل تسلیم کرتی ہے کہ واقعی محرم الحرام کی دس تاریخ جسے عاشورائے محرم  
سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لائق مسرت اور قابل انبساط ہے۔ انہی واقعات مختصہ اور  
حالات مختصہ کے باعث عاشورہ کے روز کو شریعت مطہرہ میں سید الايام کہتے  
ہیں۔ اور اللہ عز و جل نے بھی قدوة الاتقا زبدۃ الاصفیاء عمدۃ الکملاء سید الشہداء  
جناب حسین علیہ السلام کی شہادت کے لئے اسی دن کو منتخب فرمایا۔

واقعات مختصہ یوم عاشورہ | اب میں ان واقعات کو بدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ جن  
کا ظہور خاص عاشورائے محرم میں ہوا ہے۔ حدیث کی کتابوں میں ہے۔ اللہ  
عز و جل نے آسمان امدا آسمان کے سارے ستارے۔ فرشتے۔ عرش۔ کرسی۔  
روح۔ قلم۔ زمین اور زمین کے تمام دریا پہاڑ وغیرہ سب اسی دن پیدا فرمائے

ہیں۔ آدم علیہ السلام اسی دن پیدا کر کے بہشت میں داخل کئے گئے۔ اُسی دن توبہ آپ کی بارگاہِ اہلبی میں مقبول ہوئی۔ ابراہیم علیہ السلام اسی دن پیدا ہوئے۔ اسی دن خلوتِ ملت سے سرفراز ہوئے۔ اسی دن آپ کو نارغزود سے نجات ملی۔ اسی دن آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسمعیل علیہ السلام کی جگہ ذبیح ہوئے۔ داؤد علیہ السلام کا قصور اسی دن معاف ہوا۔ سلیمان علیہ السلام کو اسی دن سلطنت عطا ہوئی۔ اور بادشاہ کھوجانے کے بعد پھر اسی دن والیس ملی یعنی علیہ السلام کی پیدائش اور رفع کا دن یہی ہے۔ اور فرعون بے خون کی غرقابی کا دن یہی ہے۔ اور یس علیہ السلام کو بلند مکانی اسی دن نصیب ہوئی۔ ایوب علیہ السلام کو بلائے کرمان سے اور یونس عم کو بطنِ حوت سے اسی دن مخلصی ہوئی۔ اسی روز جناب امام حسین علیہ السلام کو شرف شہادت نصیب ہوا۔ اسی روز آپ سید الشہداء کے ارفع منصب اور اعلیٰ لقب سے ملقب ہوئے۔ اسی روز آپ کے مراتبِ عالیہ اور مناقبِ متعالیہ میں اضافہ و زیادہ ہوا۔ قیامت اسی روز قائم ہوگی۔ پہلی بارش اسی روز ہوئی ہے۔ رحمتِ اہلبی کا نزول پہلے اسی روز کو ہوا ہے۔

**فصل بدست ناظرین** | تباؤ۔ یہ بات چاہتی ہیں کہ عاشورائے محرم کو یومِ المصیبت قرار دیا جائے۔ یا یہ چاہتی ہیں کہ اس دن میں ماتم برپا کیا جائے۔ یا یہ چاہتی ہیں کہ فچیوں سے بدن زخمی کیا جائے۔ یا یہ چاہتی ہیں کہ منہ ماتھے۔ اور انوں پر پٹیا جائے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعات کا حکم دیا ہے۔ یا ائمہ اطہار نے کیا انکو شریعت معلوم نہ تھی۔ یا شریعت کے اسرار سے واقف نہ تھے۔ یا شریعت کے کمی خاص بعید اس زمانہ کے شیعوں پر مخی اور منکشف ہوئے ہیں۔ فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الخیوة الدنیا و یوم القیامہ یردّون الیٰ

۲ شد العذاب۔ وما اللہ باخفی عما یفعلون۔ ترجمہ۔ جو لوگ تم میں سے ایسا کریں۔ ان کے سوا ان کا اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کی زندگی میں ان کی رسوائی ہو۔ اور قیامت کے دن بڑے ہی سخت عذاب کی طرف لوٹا دئے جائیں۔ اور جو

کچھ بھی تم کرتے ہو۔ اللہ سے بے خبر نہیں۔ ۵

لے اگر قناری بہ ہند نام و ننگ + شیشہ ناموس لاشکن بسنگ  
انقدر مغلوب شیطان کی شادی + نیکی آمد کار مرواں نے بدی  
ساکے باشی بہ غفلت و درگناہ + عمر وفت و رفتی بار وے سیاہ  
(عاشورہ کے دن شیعی جن یہود و خونیوں اور پھر حرکتوں کے مرتکب تھے اُن کا بیان)  
اب میرا فرض ہے کہ میں وہ باتیں بھی لکھ کر ہدیہ ناظرین کروں جن باتوں کے مرتکب  
خود شیعی ہوئے ہیں۔ اور عاشورہ کے محرم میں ان باتوں کے ارتکاب کو اس  
اعبادت خیال کرتے ہیں۔ پھر ارباب بصیرت سے دریافت کروں کہ خوشی کی  
باتیں وہ ہیں جن کے کرنیکا جناب پیر صاحب نے حکم فرمایا ہے۔ یا یہ ہیں جن کا وہ شیعی  
رسالہ عاشورہ کے دن لکھتے ہیں۔

**عاشورہ کے روز برف و شربت کا دوسرا** عاشورہ کے روز بازاروں میں سلیں  
قائم ہیں۔ ان عمدہ اور قیمتی سامان سے سجایا گیا ہے جن میں برف شربت اور آبِ لال  
کا پورے آقام سے انتظام کیا گیا ہے۔ میزوں پر کاسہ ہائے بلورین اور جامہ ہائے رنگین  
اس قرینے سے دھریے ہیں کہ بازار کی سمت ثانی کا فوٹو کھینچ کر بیل کی خوبصورتی کا فوٹو  
دوبلا کر رہے ہیں۔ آنے جانے والوں کو پیا لے بھر بھر کر لائے جا رہے ہیں جس بیل  
کو نظر اٹھا کر دیکھو۔ وہی نقشہ فردوس پیش کرتی ہے۔ آرائشی اور سجاول کے محاطہ سے  
گویا ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہر میں آج کسی ولیہود  
کی تاج پوشی ہوئی ہوگی۔

**عاشورہ کے روز عشاق کی دید بازی** میدان میں جاؤ۔ تو کہیں ڈھول بج رہے ہیں  
اور کہیں نقارے۔ کہیں سے گھڑیاں کی آواز آرہی ہے۔ اور کہیں سے بانگ جس دنگو بھجا  
رہی ہے۔ نادانی جگہ۔ ان ان کمر لاصوات لاصوت اٹھیں۔ دے کے آواز سے کس  
رہا ہے۔ کئی سٹے ابھی چھڑکاؤ سے فارغ ہوئے ہیں۔ اور کئی ٹھنڈے پانی کی مشکیں  
بیل میں وبائے پھیر رہے ہیں۔ اور ٹھنڈے لبوں کو پکار پکار کر پانی پلاتے پھرتے ہیں۔

تماشا یوں کے جن جھنڈے گزرو۔ عطر و بھلیل سے بائوا معلوم ہوتا ہے قدرت الہی کا تماشا دیکھنے والے لوگ جھتوں کی صورت میں گھوم رہے ہیں کبھی یہاں ٹھمتے ہیں۔ اور کبھی وہاں جا ٹھمتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی کروڑ پتی سیٹھ کی برات یہاں اڑا چاہتی ہے۔

عاشورہ کے دن لڈو پیڑے اور پنچیری | تغزیہ کے پاس جاؤ۔ تو کہیں چوڑی بٹ رہی ہے۔ اور کہیں پنچیری تقسیم ہو رہی ہے۔ کوئی لڈو بانٹتا پھرتا ہے۔ تو کوئی گڑ پتا سے دیتا پھرتا ہے۔ لینے والوں کا یہ غلام ہے۔ کہ ایک دوسرے پر گڑے پڑتے ہیں۔ نہ گرنے سے ڈرتے ہیں۔ نہ مرنے سے جیتے ہیں۔ گویا کسی دولہن پر سے نقدی نچھا اور کجا رہی ہے۔ اور چٹنے والوں کا جھ غیر کمال بدیالی اور بے صبری سے اُسے چن رہا ہے۔

شاہ جی کے گرد ہوش غورتوں کا میلہ | ایک طرف شاہ جی صاحب مسند پر تکیہ لگا کر میر مجلس بنے بیٹھے ہیں۔ عورتوں کی آپ کے ارد گرد بھیر طوع رہی ہے۔ کئی چوڑی پرفاتحہ دلوا رہی ہیں۔ کئی پنچیری پر ختم پڑھوا رہی ہیں۔ کئی آپ کو پتا سے دے رہی ہیں۔ تو کئی لڈو پیڑے لئے کھڑی ہیں۔ ایک کھانڈ کی پڑیا سامنے رکھ رہی ہے۔ دوسری مرندے ہاتھ میں دے رہی ہے۔ کوئی تعویذ مانگ رہی ہے۔ کوئی دھاگا بنا رہی ہے کوئی کہتی ہے پیر جی شکر لے لو۔ کوئی کہتی ہے شاہ جی مٹھائی سمھالو۔ کئی بچوں کو دم کروانا چاہتی ہیں۔ کئی پھونک کی خواستگار ہیں۔ غرض ایک شاہ صاحب ہیں اور ہزاروں تقاضے ہیں۔ اور آپ ہی ماشاء اللہ ان ٹھک مرشد ہیں۔ کہ وہ نہیں کہتے۔

عاشورہ کے دن مٹھیا یوں کے ڈھیر | شاہ جی کے چاروں طرف مختلف جنسوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ کہیں دانے میں تو کہیں نقدی روپے۔ اکھیاں۔ جوتیاں۔ دوٹیاں۔ اکھیاں۔ مکے۔ پیسے۔ کہیں چوڑی پنچیری ڈھکی پڑی ہے۔ تو کہیں لڈو پتا سے بندھے پڑے ہیں۔ پیڑوں کے کھال۔ مٹھائی کی چنگیریں۔ تازی بتازی گھر بچاؤ جا رہی ہیں۔ کھانڈ کی پڑیوں سے تابوت بھر گیا ہے۔ مرندوں اور گرو کی

تفصیلوں کا حساب نہیں۔

عاشورہ کے دن بت گری اور بت پرستی | پاس کے دختوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھو

تو کس گائے بندھی کھڑی ہے۔ اور کہیں اور کہیں بچھڑا کھڑا ہے۔ کہیں بھڑکری آپس میں بندھی ہوئی ہیں۔ یہ سب چڑھائے ہیں جو تعزیئے پر چڑھائے گئے ہیں۔ تعزیوں پر کاغذوں کے بت لٹک رہے ہیں۔ عورتوں نے متیں بانی ہیں۔ کہ اگر ہمارے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو ہم سونے یا چاندی کا آنا بڑا لڑکا بنا کر تعزیئے پر باندھ دے گے۔

انصاف بدست ناظرین | ایمان سے بتاؤ یہ عید کا نامان ہے۔ یا مصیبت

کا ماتم ہے۔ یا عین خوشی؟ یہ ہو و لعب کی باتیں ہیں۔ یا شرم و ادب کی باتیں۔ یہ تحصیل مال کے سودے ہیں۔ یا تباہی حال کے۔

(تعزیر رزق کما نیکی مشین ہے۔ یا نکھٹو آدمیوں کا ذریعہ معاش)

تحصیل زندگیئے تعزیہ نکالا جاتا ہے۔ ورنہ خدا کا حکم ہے۔ اور نہ رسول خدا

کا حکم ہے۔ نہ آل عبا کا حکم ہے۔ اور نہ ائمہ ہدیٰ کا حکم ہے۔ نہ قرآن سے ثابت

ہے۔ اور نہ حدیث رسول سے ثابت۔ نہ خود شہداء نے کسی کا تعزیہ

نکالا ہے۔ اور نہ شہداء کی اولاد پاک نے شہداء کا تعزیہ نکالا ہے۔ محض

ایجاد بندہ ہے۔ اگرچہ نہایت ہی مذموم اور گندہ ہے۔ کیونکہ شیعہ سال بھر کا

خرچ تعزیوں کے طفیل بٹواتے ہیں۔ اس واسطے اگر تعزیوں کو رزق کمانے کی

مشین کہا جائے تو ٹھیک ہے۔ اور اگر نکھٹو آدمیوں کی وجہ معاش قرار دیا جائے

تو صحیح ہے۔ تِلْكَ اُمَّ كَيْفُ تُمْ قُلْ هَا تَوَابِرْ هَا حَكَمَانِ كُنْتُمْ صَافِقِينَ

(ترجمہ) یہ ان کے اپنے خیالی پلاؤ ہیں۔ ان لوگوں سے کہو اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو

تعزیہ واقعی بدعت اور نکھٹو آدمیوں کی ذریعہ روزی | اس سے پہلے سال بھر میں

ایک دفعہ تعزیہ نکالا جاتا تھا۔ اور وہ بھی شہروں میں بڑے بڑے قصبوں میں۔ اب

گاؤں گاؤں میں تعزیہ نکالنا شروع ہو گیا ہے۔ اور معقول آمدنی کے لالچ میں

بجائے ایک دفعہ تعزیہ نکالنے کے سال میں تین دفعہ تعزیہ نکال کر

مندانہ دھندلوٹ میا دیتے ہیں۔ اور ایک ایک گاؤں میں بنی ایک دفعہ تعزیہ نکالنے پر

کے تین تین اور چار چار تعزیئے نکالتے ہیں۔ اور شہروں میں تو کوئی ٹھکانا نہیں ایک ایک شہر میں چالیس اور پچاس پچاس تعزیئے نکلتا ہے۔

تعزویں میں کیونکر کثرت ہوئی | تعزویں میں کثرت یوں ہوئی۔ کہ جب ایک شاہجی نے دیکھا کہ میرے مرید ہیں۔ اور میرے دشمن کے ساختہ تعزیئے پر چڑھا ہے چڑھا رہے ہیں۔ نذریں مے رہے ہیں۔ اور منین ادا کر رہے ہیں۔ دشمن زرد سیم سے بھر پور ہو رہا ہے۔ اور مرید روکنے سے رکھتے نہیں۔ تو دوسرے سال آپ نے الگ اپنا تعزیہ نکال کھڑا کیا۔ ادا ایک تاریخ کو ایک گاؤں میں ایک کی جگہ دو تعزیئے نکلنے شروع ہو گئے۔

تیسرے مکھن شاہ اور چنبیلی شاہ ہیں۔ جدی عناد کی وجہ سے نہ خود تعزیوں پر جاتے ہیں۔ اور نہ مریدوں کی لوٹ مار کو بنظر متحان دیکھ سکتے ہیں۔ لوگوں میں چم میگوئیاں شروع ہیں۔ کہ مکھن شاہ اور چنبیلی شاہ کا دل درد حسین سے خالی ہے۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر تیسرے سال یہ دونوں سید بھی اپنا تعزیہ بنا کر ان کیساتھ کھڑا کر دیتے ہیں۔

ایک اور شاہ صاحب بھی اسی گاؤں میں رہتے ہیں۔ آپ کا نام نامی نھتے شاہ ہے۔ جب آپ اپنے شریک بھائیوں کو اس بے دردی سے لوگوں کا مال لوٹا تا ہوا دیکھتے ہیں۔ کہ سارا سال ان کے گھر سے نہ غلہ ختم ہوتا ہے۔ اور نہ کھانڈ پتا سے اور نہ ختم ہوتے ہیں۔ تو بس نہ آؤ دیکھتے ہیں نہ مالا و جھٹ بانس سرکنڈے منگا چتھ سال یہ اپنا تعزیہ لاکھڑا کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح تعزیوں کی تعداد ایک سے چار تک پہنچ جاتی ہے۔

انصاف بدست ناظرین | انصاف کرو یہ رزق کمانے اور دل بہلانے کی چالیں یا خون پیئے غم کھانے اور تاسف بجالانے کی مثالیں ہیں ۲۰ وَلَيْسَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بَطُونِهِمْ إِلَّا تَارَةً وَلَا يَكُلُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَزَكِيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ترجمہ۔ یہ لوگ اور کچھ نہیں اپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے

ہیں۔ اور قیامت کے دن خدا ان سے بات بھی نہیں کریگا۔ اور ان کو گناہوں کی آلائش سے پاک کریگا۔ اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے۔

(شیعہ مذہب میں تعزیر بدعت اور تعزیر پرست خارج از اسلام ہے)

حالانکہ شیعوں کی معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہہ میں ہے۔ من جد و قبراؤ و مثل مثلاً فقد خرج عن الاسلام۔ جس نے قبر کی نقل اتاری یا کوئی سنگ نکالا وہ اسلام سے باہر نکل گیا۔ یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جسے دوازدہ ائمہ میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روایت فرمایا اس قول پر کتاب مذکور الصدر مصنف رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے۔ بقول فی قولہ من مثل مثلاً لکن اند من ابدع بدعتا ودعا الیہا و وضع دینا فقد خرج وقولی فی ذالک قول الامام محمد بن حنفیہ (ترجمہ) میں کہتا ہوں البتہ جس شخص نے بدعت نکالی۔ اور دین بھکر لوگوں کو اس بدعت کی طرف بلایا۔ اور وہ دائرہ اسلام سے باہر نکل گیا۔ اور اس بارے میں میرے قول بعینہ ائمہ کرام کا قول ہے۔ (انتہی)

جب شیعوں کے خود مجتہد تعزیر کو بدعت کہہ رہے ہیں۔ اور تعزیر پرستوں کو بدعتی اور خارج از اسلام قرار دے رہے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ شیعوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رہنمائی۔ ائمہ کی باتوں کا ان کے دلوں پر اثر نہیں ہوتا۔ اپنی مذہبی کتابوں کو قابل عمل نہیں سمجھتے پھر کیوں نہ کہا جائے۔ کہ یہ بیدین اور لامذہب فرقہ کسی مذہب کا پابند نہیں قرآن کو قابل اعتبار نہیں سمجھتا۔ حدیث کو لایق عمل نہیں جانتا۔ اماموں کی اس کے دل میں وقعت نہیں۔ ابن الوقت اور عبد الدینار سے۔ اس کو اپنی حلوے مانڈنے سے کام ہے۔ دین اسلام سے غرض نہیں۔ رہے رہے نہ رہے اپنی ہٹ اور ضد پر ہی جھے رہیں گے۔ اور تعزیر نکالنے سے باز نہیں آئیں گے (فقط)

(محمد قطب الدین چک علیہ السلام صلی علیہ وسلم)



# مَنْ انصَلَكَ إِلَى اللَّهِ

اگر آپ نے اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ تو حزب الانصار کی امداد کیلئے ہاتھ بڑھائیے۔ اس کے رکن بنکر اس کے مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھئے۔ عرصہ طوہانی سال سے یہ جماعت نہایت خاموشی کے ساتھ سرگرم عمل ہے۔ اپنی تعلیم کیلئے اعلیٰ پایہ پر جامع مسجد بھیرہ میں دارالعلوم عزیزیہ قائم ہو چکا ہے۔ طہواری رسالہ شمس الاسلام اور مبلغین کے ذریعہ احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ دیہات کی جاہل مسلم آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد کرنے اور انہیں روانہ فی دوزخ و مژائیت کے دائم نذیر سے نجات دلانے کیلئے نہایت سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ بھیرہ میں ایک عالی شان واقعی کتب خانہ (لائبریری) کا قیام زیر توجہ ہے۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھئے۔

شمس الاسلام کا خریدار بننا یا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنے میں امداد دینا ایک اسلامی خدمت ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ حزب الانصار کو رسالہ کے مالی مصارف سے جلد از جلد سبکدوش کر دیں۔ حزب الانصار کے تمام کارکن مفت کام کر رہے ہیں۔ صرف طباعت و کتابت و کاغذ کے مصارف بردار کرنے کے لئے جدوجہد سے کام لینا پڑتا ہے۔ یقین جانئے۔ کہ رسالہ کا ہر ماہ کسی جگہ جانا ایک مکمل عالم مبلغ اور ناظر کے جانے کے برابر ہے۔ کم از کم کوئی گاہک ایسا نہ رہے۔ کہ جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اہل وہ و اہل محلہ چندہ کر کے اپنے امام مسجد کے نام جاری کرادیں۔ ایسے امان مساجد کا فرض ہے کہ رسالہ کے مضامین سے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا کریں۔

## منجبا

## دفتر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ پنجاب



اعلان

دفعہ ششمین اسلام بصرہ میں مندرجہ ذیل تبلیغی کتب برائے فروخت پر وقت موجود  
رہتی ہیں۔ ال ثروت انہیں منگوا کر مفت تقسیم کر کے خدائی بارگاہ سے اجر عظیم حاصل کر سکتے  
ہیں۔ خواہشمند اصحاب ٹکٹ بھیج کر ایڈریس دی پی جلدی طلب کریں۔

بارہم موضوع  
میرزا یوں کی مائے ناز کتاب  
تفہیمات پر حقائق نظر  
قیمت ۳

کتابی احیاء الحرفۃ  
 سند و سند و سبب کے ساتھ  
 علماء کا متفقہ فتویٰ دربارہٴ ارتداد  
 میرزا یاسین و رد اقص وغیرہ  
 قیمت ۵ /

حقیقتہً تسبیح  
خزینہ شیعہ کے سرسبز سرود  
کا انکشاف و تربیت کی عظیم کتب  
مذہب قیسی ترویج کی گئی ہے  
قیمت ۲۰

امینہ مذہب شیعہ  
شیعہ مذہب کے اصول و فرائض  
کا مجموعہ نہایت مفید کتاب  
قیمت ۴۰

حکم کار و ولایت  
 ششوی الی سال الف و اربع  
 سادہ محمولہ الی کتب الی  
 کا کتب و محمولہ وفت وفت  
 کرین

سماع الامرار  
مسلم سماع پر محققانہ قنصل  
یہ فقار کتب احادیث و فقہ  
و تصوف و سنی و سنی و سنی  
و الیٰ الیٰ و سنی و سنی

اسلامی اہستہ  
زکوٰۃ و صدقات و عشر کے متعلق  
انتہی فقہ کا خلاصہ تمام مسائل  
کا مجموعہ قیمت ۱۰ روپے

سودائے میزرا  
جس میں میزرا کا مراتبی ہونا  
اس کی اپنی کلام سے ثابت  
کیا اپنی سے

لے کا پتہ

منتج ایام ساله شمس السلام (بھیر پنجاب)